اس اظہار شکرگذاری کے خیالات پر مبارکباد دیتا ہوں اور بابو عبدالعزیز صاحب کو بھی کہ انہوں نے اپنے اخلاق سے ہندو مسلمانوں کو خوش کیا۔

قابل افسوس اور قابل غور نتیجہ

میں نے نہایت افسوس کے ساتھ اس خبر کو پڑھا ہے کہ امسال پنجاب کے امتحان انٹرنس میں اسلامی سکولوں سے صرف ۵۰ مسلمان پاس ہوئے۔ اور کل کامیاب طلباء کی تعداد ۵۶۶ ہے۔ اسپر اخبار ہندوستان نے جو ریمارک کیا ہے میں اس کے ساتھ بالکل متفق ہوں کہ سرکاری دفتروں میں لکھے پڑھے نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ نہ جاہلوں کی۔ مسلمان اگر حقوق کی مساوات چاہتے ہیں۔ (اور ایسا چاہنا ان کے لئے قدرتی بات ہے۔ اور ان کا حق ہے) تو اس کے ساتھ تعلیم میں ترقی کرنا ضروری ہے۔ اور مسلمان لیڈر جو مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کرتے ہیں۔ اس سوال پر غور کریں کہ مسلمانوں کے اس قدر ناکام رہنے کی وجہ کیا ہے۔ جبکہ ملک میں اسلامی سکول جاری ہو چکے ہیں۔ اور ہو رہے ہیں۔ پھر بھی مسلمان طلباء کی تعداد میں اسقدر کمی نہایت غور طلب امر ہے اگرچہ یہ شبہ کرنے کی گنجائش ہے کہ ہندو ممتحن مسلمانوں کے ساتھ شاید خاص سختی کا معاملہ کرتے ہوں مگر پھر بھی طلباء کی شمولیت میں کمی ضرور قابل افسوس ہے اسوقت ضرورت ہے۔ اس امر کی کہ مسلمانوں پر تعلیم کو لازمی کرنے کی نجاویز پر کوئی غور کیا جاوے۔

قدرت ثانیہ اور اسکے مظاہر

حضرت مسیح موعود مغفور نے اپنی کتاب الوصیۃ میں قدرت ثانیہ کے لئے خدا تعالےٰ سے وحی پاکر ایک خبر شائع کی تھی کہ حضرت کے وصال کے بعد اپنے وقت پر قدرت ثانیہ کا ظہور ہوگا + قدرت ثانیہ فی الحقیقت ایک زبردست قدرت ہوگی۔ اور اس کے ظہور کے ساتھ خدا تعالےٰ کی قوت و قدرت کے عجیب عجیب انکشافات ہونگے چونکہ یہ عظیم الشان وعدہ اسی قوم کو جو احمدی کہلاتی ہے۔ اس کے پاک اور مطہر بانی او امام کے ذریعہ سے ......

دیا گیا ہے۔ اس لئے بالطبع ہر شخص اس کے ظہور کا شائق اور آرزومند ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ بعض اوقات اس قسم کی پیش گوئیاں ایک ابتلا کا موجب ہو جاتی ہیں۔ اور اخبار نویس کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنی قوم کو ان امور سے جو اسکی نظر میں ٹھوکر کے موجب ہو سکتے ہوں آگاہ کرنے کی کوشش کرے اور ان باتوں کی طرف جو اسکی ترقی کیلئے مینار روشنی ہوں۔ ہدایت کرے اس لئے میں اس مضمون پر وقتاً فوقتاً قوم کو توجہ دلانا اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ مکالمات اور مخاطبات الہٰیہ کا سلسلہ ایسا سلسلہ ہے کہ اس کی تعداد کم وبیش ہر فطرت انسان میں موجود ہے۔ اس لئے کہ بدوں اس کے وہ نبوت کے ماننے کے لئے مکلف نہیں ہو سکتی لیکن مکالمات اور مخاطبات کے متعلق حضرت مسیح موعود مغفور نے حقیقت الوحی میں جو کچھ لکھدیا ہے وہ اس قابل ہے کہ ہمارے وہ دوست جو اللہ تعالیٰ کے اس فضل کو فیض کرنا چاہتے ہیں ہمیشہ مد نظر رکھیں۔ میں جو حضرت مسیح موعود مغفور کی تقریروں اور تحریروں کو قریباً چودہ سال سے چھاپنے اور شائع کرنے کے کام سے بہرہ اندوز ہوں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ حضرت نے مکالمات اور مخاطبات کو کبھی وقعت نہیں دی بلکہ آپ ہمیشہ اس تعلق کی قدر کرتے جو انسان کو اللہ تعالےٰ سے ہونا چاہئے جس کے بعد عبودیت حقیقی کے جوہر عیاں ہوتے ہیں بعض دوستوں نے بالکرم اور خاص دوستوں نے کبھی خواہش ظاہر کی کہ ہمیں بھی یہ سلسلہ جاری ہو جاوے تو آپ نے ان کے اس استدعا کی قدر نہیں کی کوئی اعلیٰ مقصد انسانی خلق کا نہیں سمجھا اس قسم کے واقعات الحکم میں شائع ہو چکے ہیں۔ پھر الہامات کی بنا پر بعض لوگوں کو جو مشکلات اور ابتلا پیش آئے انکی نظیر بھی ہمارے دوستوں کو یاد ہیں۔ عبدالحکیم اور بعض اعدین کے الہامات کا کیا حشر ہوا؟ بہرحال انسانی تخلیق کی غرض یہ نہیں کہ اسے الہامات ہونے لگیں۔ بلکہ یہ کہ وہ ایک اعلیٰ درجہ کا تزکیہ نفس حاصل کر کے مقام صدق پر ہو کر مسلمت لہب العالمین

لکھ سکے میری ... وقت یہ ہے کہ اسوقت بھی بہت سے لوگ ایسے ہیں جنکو الہامات کا دعویٰ ہے۔ اور میں کم از کم ان پر حسن ظن رکھنے میں یہ کہنے کا حق ... نہیں۔ کہ انہیں مفتری کہدیں مگر یہ پکی بات ہے۔ وہ اس معاملہ میں ہمارے لئے خضر راہ حضرت مسیح موعود مغفور کی کتاب حقیقت الوحی ہے۔

پس یہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہر شخص کے الہامات اور مکالمات کی بنا پر ہم کسی ایسے امر کے ماننے کے لئے مکلف نہیں ہیں۔ جو خدا تعالےٰ کے مامور کے خلاف ہو۔ قدرت ثانیہ کے متعلق ممکن ہے۔ بعض لوگ دعویٰ کریں کہ ہم قدرت ثانیہ ہیں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بعض سادہ طبع لوگ جو خواب پسند ہوں آمنا کہدینے کو بھی طیار ہوں۔ مگر میرے دوستو! اس سے پیشتر کہ تم قدرت ثانیہ کے متعلق کسی کا دعویٰ سنو اور اسپر غور کرنے کی تکلیف اٹھاؤ تم حضرت کی الوصیت کے ان الفاظ کو پڑھ لو۔ جو قدرت ثانیہ کے متعلق الوصیت میں ہیں۔

"میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہونگے جو دوسری قدرت کا مظہر ہونگے۔ سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہوکر دعا کرتے رہو اور چاہئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہوکر دعا میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھا دے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے۔"

یہ وعدہ ہے۔ جو قدرت ثانیہ کے متعلق کیا گیا ہے اس میں پہلی بات جو قابل غور ہے وہ یہ ہے کہ حضرت کے بعد اور وجود ہونگے جو دوسری قدرت کا مظہر ہونگے۔ یہ فقرہ قدرت ثانیہ کے نزول اور ظہور سے پہلے کسی ٹھوکر کے پتھر سے بچنے کے لئے نوری شمع ہے۔ جب تک بعض (جو کم از کم ایک سے زیادہ پر دلالت کرتا ہے) اس قدرت ثانیہ کے مظہر نہ ہولیں وہ قدرت ثانیہ نازل نہیں ہوگی۔ اس لئے اگر ایسے مظاہر

ریویو

رسالہ کفارہ میرے محترم بھائی مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر بدر نے گذشتہ دسمبر میں اسلامی لیکچروں کے سلسلہ میں جو مسیحی لیکچروں کے جواب میں دیئے گئے تھے مسئلہ کفارہ پر ایک لیکچر دیا تھا۔ اس لیکچر میں عیسائیوں کے مسئلہ کفارہ کی تردید عقلی اور نقلی اور علمی دلائل سے کی ہے۔ اور نجات حقیقی بنا کر ثابت کیا ہے۔ کہ حقیقی نجات صرف اسلام میں ہی مل سکتی ہے۔ یہ لیکچر نہایت سلیس اور سادہ عبارت میں لکھا گیا ہے۔ اس کا طرز بیان نہایت اور موثر ہونے کے علاوہ طبعی ظرافت کی چاشنی بھی رکھتا ہے۔ اس قسم کے رسالے ہزاروں کی تعداد میں مفت شائع ہونے چاہیئے حضرت خلیفۃ المسیح سلمہ اللہ تعالے کی پسندیدگی کے بعد میری کسی تعریف کا محتاج نہیں۔ ۳/ قیمت ہے۔ دفتر بدر قادیاں سے ملسکتا ہے۔ مفت تقسیم کرنے والوں کے لئے فی کاپی ۲/ رہے۔

اسرار شریعت جلد اول

یہ تینوں موصوف کی ... محمد ... چھپی ہوئی کتاب حال میں مولوی محمد ... صاحب ... نے تالیف کی ہے۔ اس کا مضمون اس کے نام سے ظاہر ہے۔ کتاب مذکور میں کتاب الطہارت و کتاب الصلوٰۃ و کتاب الزکوٰۃ کے جملہ مسائل کے حقائق اور فلسفہ کو بیان کیا ہے۔ لایق مصنف کی یہ خدمت نہایت قابل قدر ہے۔ ... یہ کتاب مولوی محمد فضل صاحب سے ... مقام ... چنگا بنگیال تحصیل گوجر خاں سے درخواست کرنے پر مل سکتی ہے۔ اس کتاب کی ... سے مولف کو اسی سلسلہ میں دوسری جلد شائع کرنے کے قابل بنانے کی کوشش کرنا ہے اس لئے میں سفارش کرتا ہوں کہ یہ کتاب کم از کم ہر شخص کو پڑھنی چاہیئے۔

سوانح عمری بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ

یہ سوانح عمری میرے مکرم بھائی ماسٹر محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور نے میری ہی تحریک ... لکھی ہے۔ اس میں بابا نانک صاحب کے حالات زندگی کو نہایت خوبی اور قابلیت سے جمع کیا گیا ہے۔ ماسٹر محمد یوسف صاحب سکھ نو مسلم ہیں۔ اور انہوں نے سکھ مذہب کے ہندی لٹریچر کو خوب غور سے پڑھنے کے بعد اسلام قبول کیا ہے۔ انکے قلم میں ایک خاص قوت اور انکے طرز بیان میں ایک جدت ہوا کرتی ہے۔ یہ سوانح عمری ایک خشک مضمون نہیں ہی بلکہ انکو انہوں نے ایک دلچسپ کتاب بنانے میں پوری کوشش کی ہے۔ اس کتاب کو سکھوں میں مفت تقسیم کرنا ضروری ہے۔ اس لیئے اگر احباب توجہ کریں تو کوئی بڑی بات نہیں۔ کتاب کی قیمت ۸/ ہے۔ دفتر نور قادیاں میں درخواست کرنے سے ملیگی۔ ماسٹر صاحب ایسے مہاپرشوں کی سوانح عمریوں کا ایک سلسلہ شائع کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ انہیں اس قابل بنانے کے لئے اس کتاب کی اشاعت کی طرف توجہ کرنا ضروری ہے۔

مکتوبات مولانا محمد یعقوب صاحب

اس نام کا ایک مجموعہ مطبع احمدی علی گڑھ کا چھپا ہوا حکیم امیر احمد صاحب عشرتی صدیقی نانوتوی مقیم علی گڑھ نے شائع کیا ہے۔ مولانا محمد یعقوب چشتی صابری مدرسہ عربیہ دیوبند کے اول مدرس تھے۔ اس میں ان کے مکتوبات ہیں جن میں طریقہ اشغال ... صابریہ چشتیہ معہ مسائل شرعیہ وغیرہ درج ہیں۔ قیمت ۲/ علاوہ محصولڈاک ہے تصوف کے شوقین انہیں ضرور پڑہیں مولف سے علیگڈھ کے پتہ سے ملسکتی ہے۔

اطلاع میری تیار کردہ سرمہ عجیب کے مفید عام ہونے میں اگر کسی کو شک ہو تو پہلے ازمفت نمونہ منگا ازما کر پھر وی پی کی درخواست کریں قیمت فی تولہ عہ راقم محمد یسین احمدی از مانسہرہ ضلع ہزارہ

دیسی کلنڈر

۱۹۱۰ء مرتبہ نیاز علی خاں امرتسر۔ اکثر شرفاء کے مکانوں میں انگریزی کلنڈر سامنے لٹکے رہتے ہیں۔ جن سے ہر مہینہ کی تاریخوں دنوں تعطیلوں وغیرہ کا پتہ لگتا رہتا ہے۔ اسی غرض سے یہ دیسی کلنڈر شائع کیا گیا ہے جس میں نہ صرف انگریزی بلکہ عربی ہندی کی ہندی قمری مہینوں کی تاریخیں وغیرہ درج ہیں ۔/ ہے قادیاں دفتر بدر سے مل سکتا ہے۔

ملاکا بید کی چھڑی

محمد یار اینڈ سنز مالکان سٹی سپورٹس ورکس سیالکوٹ شہر نے دفتر الحکم میں ملاکا بید کی ایک خوبصورت چھڑی جس پر چاندی کی منقش شام چڑھی ہوئی ہے۔ ریویو کے لئے بھیجی ہے۔

چھڑی کی عمدگی کی دلیل کارخانہ کی وہ گارنٹی ہے۔ جو وہ ڈیڑھ سال کے لئے دیتا ہے۔ کہ اگر اس کی شام کی چاندی دور ہو جاوے تو وہ ذمہ وار ہے۔ کارخانہ مذکورہ میں ہر قسم کے ورزشی سامان بھی تیار کئے جاتے ہیں۔ میری دانست میں مسلمانوں میں تجارت کی روح پیدا کرنے کے لئے ایسے کارخانوں کی ہمت افزائی کرنی چاہیئے۔ ہاتھ میں چھڑی رکھنی سنت انبیاء ہے جب کہ تھوڑی قیمت پر مضبوط اور خوبصورت چھڑیاں مل سکیں تو کیوں کارخانہ کا حوصلہ نہ بڑہایا جاوے قیمتوں کی مفصل فہرست کے لئے مندرجہ صدر کارخانہ سے درخواست کی جاوے۔

میلہ نوچندی میرٹھ پر تبلیغ

انجمن احمدیہ میرٹھ کے قابل اور پرجوش سکرٹری شیخ عبدالرشید صاحب نے امسال میرٹھ کے مشہور میلہ نوچندی پر تبلیغ کی تحریک کی اور میرٹھ کی جماعت کے سرگرم اور مخلص ممبروں کی تائید اور سعی سے میلہ میں ایسی جگہ پر اسلامی لیکچر گاہ خدا کے فضل سے تجویز ہوا۔ جو

نہایت [illegible] اور [illegible] گئی۔

اس موقعہ پر جماعت میرٹھ کی درخواست پر حضرت خلیفۃ المسیح سلمہ اللہ تعالیٰ نے [illegible] خواجہ کمال الدین صاحب کو قادیان سے اور جناب خواجہ کمال الدین صاحب [illegible] جناب مولوی غلام رسول صاحب کو لاہور سے شریک جلسہ ہونے کے لئے اجازت دی دہلی سے جناب میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر الحق شامل ہوئے۔ میر صاحب پہلے سے ہی وہاں پہونچ گئے تھے۔ میر صاحب کو خدا تعالیٰ نے آریوں کی چالوں سے ایسا باخبر کر رکھا ہے اور آریہ سماج کے ساتھ مناظرہ و مباحثہ کرنے کا ایک خاص طرز بخشا ہے۔ سکرٹری صاحب انجمن احمدیہ میرٹھ نے مندرجہ ذیل اشتہار کثرت سے چھپوا کر شائع کر دیا تھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

آریہ سماج اور اسلام

اے حضرات اہل اسلام آپ کو کچھ خبر بھی ہے کہ آریہ سماج نے آپ کے پیشوا سردار انبیاء خاتم المرسلین شفیع المذنبین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان پاک پر کسقدر بدزبانی اور گندہ دہنی سے حملے شروع کر رکھے ہیں۔ اور کسقدر توہین مذہب اسلام و کتاب اسلام و خدائے اسلام کی کرتے رہتے ہیں جس کے سننے اور دیکھنے سے ایک سچے مسلمان کا دل پاش پاش ہو جاتا ہے ساتھ ہی ان ناپاک کارروائیوں کا انتہا نہیں بلکہ علی الاعلان نہایت دلیری کے ساتھ ناجائز تحریروں اور تقریروں اور اشتہاروں اخباروں رسالوں کتابوں کے ذریعہ مسلمانوں کی دل آزاری کی جاتی ہے کیا ایسے حالات کو دیکھکر جبکہ ایک دریدہ دہن قوم کے حملے انتہا کو پہنچ گئے ہوں مسلمانوں کے لئے ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ باہمی خانہ جنگیوں کو چھوڑ کر اپنے مقدس مذہب اسلام کی حمایت کریں اور ان تمام بیجا الزاموں جھوٹے افسانوں بے بنیاد بہتانوں کا جواب دیکر اپنے ہادی برحق رسول صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دامن پاک کر کے دکھلا دیں۔ بیشک وقت آگیا ہے کہ سب مسلمان باہمی اختلاف کو چھوڑ کر متفق ہو کر متحدہ کوشش سے اس طوفان بے تمیزی کو روکیں اس لئے چند غیور مسلمانوں نے خدا پر بھروسہ کر کے ارادہ کیا ہے کہ ۹ و ۱۰ اپریل کو میلہ نوچندی میں کوٹھی لالہ سوجھند والی پر جو عین بالے میاں کے مزار کے سامنے واقع ہے۔ صبح شام دونوں وقت اسلام کی فضیلت اور مخالفین اسلام کے حملوں کا جواب دیا جائے۔ جس کے لئے بیرونجات سے لائق اور قابل لیکچرار تشریف لاتے ہیں۔ لہذا مناسب ہے ہر مسلمان جسکو ذرا بھی حمیت دین ہو اس ابتلا کو پاکر ان واعظوں اور لیکچروں سے مستفید ہونے کی کوشش کریں اور نیز دیگر اہل مذاہب بھی بشوق تمام تشریف لا سکتے ہیں۔ والسلام

المشتہر

عاجز شیخ عبدالرحمٰن سکرٹری انجمن احمدیہ میرٹھ ساکن صدر بازار کمپ میرٹھ رنگساز محلہ

چونکہ آریوں نے بھی اپنا پنڈال بنایا تھا اور انہوں نے اسلام پر حملے کرنے کا خاص طور پر تہیہ کیا تھا۔ مگر خدا تعالیٰ نے انہیں اپنے مقصد میں پورے طور پر نامراد رکھا۔ میر صاحب نے آریوں کے مذہب کی خوب حقیقت کھولی صبح اور شام خوب جلسے ہوتے رہے۔ آریوں کو اعتراض کرنے کا بھی موقعہ دیا گیا۔ جن میں آخر انہیں خاموش ہونا پڑا۔

خاکسار ایڈیٹر الحکم نے الہامی کتاب کے متعلق اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی پر تقریریں کیں۔ اور نیز بتایا کہ اس وقت ضرورت ہے کہ مسلمانوں میں مذہبی جذبہ پیدا کیا جاوے اور وہ بڑے جوش اور غصہ کے رنگ میں نہو بلکہ مذہبی حرارت سے میری مراد یہ ہے کہ انہیں قرآن مجید کو پڑھنے سوچنے اور اس پر عمل کرنے کا مذاق پیدا کیا جاوے اور مسلمانوں کو واقف کیا جاوے کہ بیرونی دشمن اسلام کس کس قسم کے حملے کر رہے ہیں۔ اور ان اعتراضوں کا جواز کیا ہے۔ اس اثنا میں پنڈت [illegible] سے الہامی کتاب کے نشانات پر گفتگو بھی ہوئی۔ مولانا مولوی غلام رسول صاحب کے وعظ قرآن مجید کی حقانیت اور اسلام کے حقائق اور حسنات پر تھے جن کے ضمن میں آریہ الزام کی تردید تھی۔ مولوی صاحب نے دہلی کے ایک منافق سماجی پنڈت ہری سنگھ کو آخری دن بہت ہی نادم کیا۔ اور آخر اسے اقرار کرنا پڑا کہ میں اب کوئی اعتراض نہیں کرتا۔ خواجہ صاحب کا لیکچر معجزات نبی کریم پر ہوا یہ مضمون نہایت دلچسپی توجہ اور شوق سے سنا گیا پھر لوکل ایجوکیشنل کانفرنس کے سالانہ اجلاس میں خواجہ صاحب کو قرآن مجید ہی کی طرف مسلمانوں کو توجہ دلانے کے لئے ایک تقریر کا بہترین موقعہ ملا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے انہیں اس بیان میں کامیاب کیا۔

غرض ان لیکچروں اور تقریروں نے بیں کشش میں میلہ نوچندی میں دا [illegible] کر دیا تھیں اور عوام دخواص یہ کہہ رہے تھے۔

اول اسلام کی تبلیغ اور اشاعت کے لئے جو جوش اس قوم کے دل میں ہے وہ دوسروں میں پایا نہیں جاتا۔ ورنہ آجتک کبھی کسی انجمن یا فرقہ کی طرف سے اس موقعہ پر تبلیغ نہیں کی گئی۔ اور اب احمدیوں کی دیکھا دیکھی بھی کسی کو شوق پیدا نہوا۔

دوم قرآن مجید کے دقائق اور معارف بیان کرنے میں اور مخالفین کے اعتراضوں کے جواب دینے میں اس قوم پر خدا نے خاص طور پر اپنا فضل کیا ہے۔

سوم ہمارے مخالفین نے جو نفرت ہمارے سلسلہ کے متعلق پیدا کر رکھی ہے۔ وہ اٹھتی جاتی ہے۔

یہ کامیابی خدا کے خاص فضل کی دلیل ہے میرٹھ کے سمجھدار اور اسلام سے محبت رکھنے والے اہل دل رئیس چاہتے ہیں کہ کوئی موقعہ خاص طور پر نکال کر اسلامی لیکچروں کا ایک سلسلہ میرٹھ میں جاری کیا جاوے میرٹھ کے مسلمان رؤسا کا توجہ کرنا ایک نہایت قابل [illegible] اور انشاء اللہ قابل . . . . . ہوگی۔ فی الحقیقت اسکی ضرورت صرف میرٹھ ہی میں نہیں بلکہ میری دانست میں ہندوستان کے تمام بڑے بڑے شہروں میں ضرورت ہے۔ اور میں نے اس کے متعلق اسی اخبار میں دوسری جگہ ذکر کیا ہے۔

یا ندوۃ اسکو پورا کرنا چاہتا ہے۔ کہ پہلے شاہ صاحب کے ترجمہ کو شبلی صاحب اردو میں کریں اور پھر ولایت میں اس کا ترجمہ بتصحیح انگریز سے کرایا جاوے اور سید امیر علی صاحب بلقابہ اس کی نگرانی کریں یا اسکو تسلیم کریں میرا خیال ہے۔ کہ اس طریق سے کیا ہوا۔ ترجمہ کوئی مفید اور مبارک نتیجہ پیدا نہیں کر سکتا۔ اگر ندوۃ محض اخلاص سے اس کام کو کرنا چاہتا ہے اور مسلمانوں میں محض نمائش کے لئے اس کام کو پیش کرنا مقصود نہیں تو وہ سوچ سمجھکر قدم اٹھائے۔

بہر حال کرنیل سردار محمد اسماعیل خانصاحب کی اولوالعزمی قابل تعریف ہے کہ انہوں نے اس نیک کام کیلئے پوری مدد دینے کا وعدہ کیا ہے اللہ تعالے انہیں نیک جزائے خیر دے۔ بالآخر امید ہے کہ ندوۃ اس کام کو شروع کرنے سے پہلے اس کی مشکلات پر کافی غور کرے گا۔

حکیم فضل الدین مرحوم

ہمارے مہربان اور عزیز دوست حاجی حافظ حکیم فضلدین صاحب احمدی بھیروی مہاجر کئی ماہ کی لمبی علالت کے بعد ۸۔اپریل سنہ ۱۹۱۰ء کو ۱۲ بجے دن کے اس جہاں فانی کو چھوڑ کر اپنے مالک حقیقی کے پاس چلے گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم کئی مہینوں سے سوزش پیشاب اور درد مثانہ سے سخت تکلیف میں تھے۔ برائے تشخیص مرض آپ کو لاہور بھیجا گیا۔ جہاں ڈاکٹروں نے معلوم کیا۔ کہ یہ تکلیف سنگ مثانہ کے سبب سے ہے۔ چنانچہ پتھری نکالی گئی مگر ضعف بہت تھا۔ اور درد ذات الجنب بھی شروع ہوگیا۔ اور اسی میں وفات پائی۔ جنازہ یہاں لایا گیا۔ اور ۹ اپریل کی صبح کو بعد نماز جنازہ مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا۔ اللھم اغفر لہ وارحمہ۔ بیماری کی تکالیف کو جس حوصلہ اور استقلال کے ساتھ حکیم صاحب برداشت کرتے تھے۔ وہ انہیں کا کام تھا۔ لوگ دیکھ دیکھکر حیران ہوتے تھے۔ آخر بے ہوشی میں آیات قرآنی آپ کی زبان پر جاری تھیں۔ حکیم صاحب موصوف کے معالج ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب اپنے خط میں جو حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں آیا ہے تحریر فرماتے ہیں کہ حکیم صاحب "آخری دم تک رضا بقضا رہے اور ایک اطمینان یافتہ دل لے کر اللہ کے حضور حاضر ہوئے۔ مرحوم حضرت مسیح موعود کے بہت پرانے خدام میں سے تھے۔

جماعت احمدیہ میں ایک مشہور عالم اور کارکن مدبر تھے۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے کتاب فتح اسلام مطبوعہ سنہ ۱۸۹۰ء میں ان کے متعلق لکھا ہے "حکیم صاحب ممدوح جس قدر مجھ سے محبت اور اخلاص اور حسن ارادت اور اندرونی تعلق رکھتے تھے میں اس کے بیان کرنے سے قاصر ہوں۔ وہ میرے سچے خیرخواہ اور دلی ہمدرد اور حقیقت شناس مرد ہیں بعد اس کے جو خدا تعالیٰ نے اس اشتہار کے لکھنے کے لئے مجھے توجہ دی اور اپنے الہامات خاصہ سے امیدیں دلائیں۔ میرے یہ عزیز بھائی بغیر اس کے کہ میں ان سے ذکر کرتا۔ خود مجھے اس اشتہار کے لکھنے کے محرک ہوئے۔ اور اس کے اخراجات کے واسطے اپنی طرف سے سو روپیہ دیا۔ میں ان کی فراست ایمانی سے متعجب ہوں کہ ان کے ارادہ کو خدا تعالے کے ارادہ سے توارد ہو۔ کیا وہ ہمیشہ درپردہ خدمت کرتے رہتے ہیں اور کئی سو روپیہ پوشیدہ طور پر محض ابتغاء لمرضات اللہ اس راہ میں دے چکے ہیں۔ خدا تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے" حکیم صاحب مرحوم کے اس اخلاص کا یہ نمونہ ہے جو کہ انہوں نے اس سلسلہ کے آغاز میں دکھایا اس کے بعد دن بدن انہوں نے اخلاص و محبت میں ترقی کی ہمیشہ مخلوق کو راہ ہدایت پر لانے میں مصروف رہتے۔ بھیرہ میں روزانہ درس قرآن شریف دیا کرتے بالآخرۃ بھیرہ سے ہجرت کر کے قادیان میں ہی سکونت اختیار کی۔ اور یہاں بھی درس تدریس کا سلسلہ جاری رکھا۔ اور بھیرہ میں جس قدر جائداد اپنی بنائی ہوئی تھی جسمیں ایک شاندار حویلی شہر میں ہے اور باہر ایک قطعہ زمین اور ایک کنواں ہے۔ ہزار ہا روپیہ کی جائداد اپنی وصیت میں صدر انجمن کو ہبہ کر دیں اور اپنی زندگی میں ہبہ نامہ رجسٹری کروا دیا۔ جزاء اللہ احسن الجزاء۔ مرحوم قادیاں میں مختلف دینی خدمات پر مامور و مصروف رہے مطبع ضیاء الاسلام ایک بڑی مدت تک چلایا جسمیں اکثر کتب حضرت صاحب چھپائیں۔ مدرسہ کی ابتدائی حالت میں اس کے سپرنٹنڈنٹ تھے۔ کتب خانہ حضرت اقدس کے مہتمم رہے۔ حضرت صاحب کی اکثر دینی خدمات میں سرگرمی سے حصہ لیتے تھے۔ اور بالآخر اہتمام لنگر خانہ ان کے سپرد تھا جس کام کو انہوں نے آخری وقت رہائش قادیان تک باوجود علالت طبع کے نہایت محنت اور توجہ سے سرانجام دیا۔ مرحوم و مغفور حضرت خلیفۃ المہدی والمسیح مولوی حکیم نورالدین صاحب کے بچپن سے دوست تھے۔ اور اس دوستی کو انہوں نے آخر دم تک نہایت صدق اور اخلاص اور یک رنگی کے ساتھ نبھایا۔ حضرت خلیفۃ المہدی والمسیح نے ایک دوست کے خط کے جواب میں لکھوایا کہ حکیم صاحب موصوف جان و مال سے ہمیشہ مجھ پر قربان رہے۔ مجھے ان کی جدائی کی بہت تکلیف ہے۔ میں ان کے لئے دست بدعا ہوں۔ اور دوستوں کو تاکید کرتا ہوں کہ ان کے لئے دست بدعا ہوں اور ان کی بیویوں کے متعلق ایسا انتظام کیا جاویگا۔ کہ انہیں کسی قسم کی تکلیف نہ ہو اور میرے بعد میرے جانشین بھی انشاء اللہ ان کے ساتھ ایسا ہی حسن سلوک کرتے رہیں گے۔ مرحوم کی کوئی اولاد جسمانی نہیں ہوئی۔ لیکن اس قدر آدمیوں کو آپ نے اپنے روحانی فیض سے مالا مال کیا ہے۔ کہ ان کے لئے صدقہ جاریہ دنیا میں قائم ہے آپ کی دو بیویاں ہیں۔ جن میں سے چھوٹی مرض الموت میں آپ کے ہمراہ تھی اور نہایت محنت اور جانفشانی سے آپکی خدمت میں مصروف رہی۔ اسکی عصمت خاتون کا بیان ہے۔ کہ حکیم صاحب کی زندگی اتنی ہی تھی۔ اور ان کے لئے مقدر تھا۔ کہ اب وہ اس دنیا کو چھوڑ جاویں۔ لیکن جو خدمت ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب نے اور دیگر احباب نے لاہور میں بحالت مرض حکیم صاحب کی ادا کی کوئی خاندان اپنے پیارے بچوں کی بھی ایسی ہمدردی بہ مشکل کرتا ہوگا۔ اور بعد وفات نہایت عزت کے ساتھ ان کی تجہیز و تکفین کا سامان کیا۔ اور ایک بڑی جماعت اسٹیشن تک جنازہ کے ہمراہ ہوئی۔ ان کی اس محبت اور خدمتگزاری نے

نے بہت ہم کو بہت تسکین دی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں کو جزائے خیر دے جنہوں نے مرحوم کی اس آخری خدمت کا حق ادا کیا۔ مرحوم گویا ان کو اس اخلاص کے اظہار کا موقعہ دینے ہی کیواسطے آخری وقت میں لاہور گئے تھے۔ یا مرحوم کو اپنے پیارے آقا حضرت مسیح موعود کے ساتھ ایسی محبت اور یگانگت تھی۔ کہ ان کی روح نے یہی چاہا کہ اپنے محبوب کی طرح زندگی کے آخری ایام لاہور میں جا گزارے اور وہیں اس مکان میں اس دنیا کو چھوڑ دے۔ جس میں حضرت کا وصال ہوا تھا۔ اور اسی طرح آپ کا جنازہ قادیان لایا جاوے جس طرح حضرت کا لایا گیا تھا۔ حکیم صاحب موصوف عاجز راقم کے نہ صرف ہموطن اور ہم محلہ تھے۔ بلکہ ایک محسن اور مخلص خیر خواہ دوست تھے۔ نہ صرف میرے بلکہ میرے والد صاحب مرحوم کے ساتھ بھی ان کو دوستی کا تعلق تھا والد مرحوم اپنے اکثر امور میں حکیم صاحب موصوف کے مشورہ ہی کو مفید جانتے تھے۔ اللھم رب اغفرلھما وارحمھما برحمتک یا ارحم الراحمین۔

بالآخر ہم دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ حکیم صاحب موصوف کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور احباب سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ ان کیواسطے نماز جنازہ ادا کریں۔

عمر الدین شیر فروش احمدی سے اکثر احباب واقف ہیں کیونکہ احمدی بازار میں وہ دودھ بیچا کرتا تھا۔ گذشتہ ہفتہ میں وہ بھی اس دنیا سے چل دیا۔ احباب اس کو بھی نماز جنازہ کی دعائیں ضرور شامل فرماویں اور میاں ... قطب الدین صاحب احمدی مسگر امرتسری۔ جو حضرت کے پرانے مریدین میں سے تھے۔ فوت ہو گئے ہیں ان کو بھی دعائے جنازہ میں شامل کریں۔ صوفی ابراہیم صاحب کو منصوری کی والدہ فوت ہو گئی ہے ان کے واسطے بھی دعا کیجاوے۔

(ایڈیٹر بدر)

اعلان

جلسہ سالانہ کے موقع پر کسی صاحب کا بستر گم شدہ دفتر سکرٹری میں موجود ہے جس صاحب کا بستر ہو۔ وہ بستر کی تفصیل سے مطلع فرماویں۔ اور منگالیں۔

محمد علی سکرٹری صدر انجمن احمدیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

طاعون کا حفظ ماتقدم

حضرت حق سبحانہ تعالےٰ قرآن مجید پارہ ۹ رکوع ۲ میں فرماتا ہے۔ وَمَآ اَرْسَلْنَا فِیْ قَرْیَةٍ مِّنْ نَّبِیٍّ اِلَّآ اَخَذْنَآ اَھْلَھَا بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّھُمْ یَضَّرَّعُوْنَ ؕ ترجمہ۔ جس بستی میں ہم نے پیغمبر بھیجا (اور لوگ اس پر ایمان نہ لائے تو) وہاں کے رہنے والوں کو ہم نے سختی اور مصیبت میں مبتلا کیا۔ تاکہ ہماری حضور گڑگڑائیں۔

ہر ایک عذاب اللہ تعالےٰ کے علم اور ارادے ہی نازل ہوتا ہے۔ اور وہی خدا لئے قدیر اس کو ٹال سکتا ہے۔ اسوقت بھی لوگ اللہ تعالیٰ کے ایک مرسل حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تکذیب میں مصروف ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی تنبیہ کے لئے عذاب طاعون بھیجتا ہے۔ تاکہ وہ ہدایت پکڑیں۔ اپنی جماعت کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہٗ اللہ تعالےٰ نے مندرجہ ذیل دعا کا صبح شام کم از کم تین تین بار پڑھنا لازم کر دیا ہے۔ اس کے علاوہ اپنی جماعت کو نماز تہجد ادا کرنے اور کثرت سے استغفار پڑھنے کی بھی تاکید فرمائی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ط

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝

دوسرے لوگ بھی اگر اس دعا کا وظیفہ کریں۔ اور کثرت سے توبہ و استغفار کریں۔ تو شاید اس کی برکت سے طاعون سے محفوظ رہیں۔ مگر اصل علاج ان کے لئے یہی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود پر بھی ایمان لائیں۔ جو لوگ حضرت مرزا صاحب کے متعلق تردد میں ہوں۔ اور اس معاملہ میں طلب حق کی تڑپ رکھتے ہوں۔ وہ مندرجہ ذیل طریق پر استخارہ کریں۔ اور دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ کسطرح حضرت مرزا صاحب کی صداقت ان پر کھولتا ہے۔

اوّل توبہ نصوح کر کے رات کے وقت دو رکعت نماز پڑھیں۔ جسکی پہلی رکعت میں سورۃ **یٰسین** اور دوسری رکعت میں اکیس ۲۱ مرتبہ سورۃ **اخلاص** ہو اور پھر بعد اس کے تین سو مرتبہ **درود شریف** اور تین سو مرتبہ **استغفار** پڑھ کر خدا تعالےٰ سے دعا کریں۔ کہ اے قادر کریم تو پوشیدہ حالات کو جانتا ہے اور ہم نہیں جانتے۔ اور مقبول اور مردود اور مفتری اور صادق تیری نظر سے پوشیدہ نہیں رہ سکتا۔ پس ہم عاجزی سے تیری جناب میں التجا کرتے ہیں۔ کہ اس شخص کا تیرے نزدیک جو مسیح موعود اور مہدی اور مجدد الوقت ہونیکا دعوے کرتا ہے۔ کیا حال ہے کیا صادق ہے یا کاذب اور مقبول ہے یا مردود۔ اپنے فضل سے یہ حال رویا یا کشف یا الہام سے ہم پر ظاہر فرما۔ تاکہ اگر مردود ہے تو اس کے قبول کرنے سے گمراہ نہ ہوں۔ اور مقبول ہے اور تیری طرف سے ہے۔ تو اس کے انکار اور اس کی اہانت سے ہم ہلاک نہ ہو جاویں۔ ہمیں ہر ایک فتنہ سے بچا کہ ہر ایک قوت تجھ ہی کو ہے۔ آمین۔

یہ استخارہ کم از کم دو ہفتے کریں لیکن اپنے نفس سے خالی ہو کر۔ کیونکہ جو شخص پہلے ہی بغض سے بھرا ہوا ہے۔ اور بدظنی اس پر غالب آگئی ہے۔ اگر وہ خواب میں اس شخص کا حال دریافت کرنا چاہے۔ جس کو وہ بہت ہی برا جانتا ہو۔ تو شیطان آتا ہے اور موافق اس ظلمت کے جو اس کے دل میں ہے اور پر ظلمت خیالات اپنی طرف اس کے دل میں ڈال دیتا ہے۔

نوٹ یہ طریق استخارہ حضرت مسیح موعود کا اپنا فرمایا ہوا ہے۔

المشتہر
فرزند علی عفا اللہ عنہ ہیڈ کلارک قلعہ میگزین سکرٹری انجمن احمدیہ فیروزپور شہر

اطلاع یاد رہے کہ اگر اس اشتہار کی مزید کاپیوں کی احمدی انجمنوں کو ضرورت سمجھیں تو وہ منشی فرزند علی صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ فیروزپور کو محصول ڈاک بھیجکر یا مجرد اطلاع دیکر منگوالیں +

مسجد کی اینٹ رکھی تھی۔ اسوقت بھی میرے دل میں اسی بنیاد نہ سے التقوی ہی مدنظر تھا۔ اور یہی میری دعا تھی اور قرآن مجید کی یہ آئتیں میرے سامنے تھیں۔ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّكُفْرًا وَّتَفْرِيْقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ مِنْ قَبْلُ ؕ وَلَيَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَاۤ اِلَّا الْحُسْنٰى ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝ لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا ؕ لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ؕ فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ۝ اَفَمَنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى تَقْوٰى مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٍ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝

حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک عیسائی ابو عامر تھا اس نے ایک مسجد بنائی تھی۔ عیسائی قومیں بڑی ہوشیار ہوتی ہیں۔ اس نے دل میں کہہ لیا کہ ایک مسجد بناؤ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرو۔ کہ بعض اوقات ندی نالے چڑھ جاتے ہیں۔ اور غربا و ضعفاء آپ کی مسجد میں نہیں آسکتے اس لئے ان کے لئے ایک مسجد بناتے ہیں۔ حضور بطور تبرک ایک وقت کی نماز اس میں پڑھ لیں۔ جب آپ نماز پڑھ لیں گے۔ تو یہ مسجد متبرک ہو جائیگی۔ اور مسلمانوں کی نگاہ میں معزز ہوگی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وعدہ بھی کر لیا۔ مگر اللہ تعالے نے آپ کو اپنی وحی کے ذریعہ آگاہ کر دیا۔ کہ انکی غرض وغایت کیا ہے۔ اور آپ پر وحی ہوئی والذین اتخذوا مسجدا

یعنے اس مسجد کے بنانے والوں کا منشا دکھہ دینے اور کفر کا ہے۔ اور مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنا مقصود ہے اور یہ غرض ہے۔ کہ اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ جن لوگوں نے جنگ کی ہے ان کیلئے کمین گاہ بنا دیں۔ اور یہ قسمیں کھا کھا کر کہتے ہیں۔ کہ ہمارا مقصود نیکی ہے۔ اور ہم حسنیٰ چاہتے ہیں۔ مگر یاد رکھو

واللہ یشہد انہم لکذبون

میں نے بھی اس مسجد کی اینٹ رکھی ہے۔ اور میرے وہی پیارے نے بھی رکھی۔

میرے دل میں تقوی تھا میں نے ضرر کے لئے نہیں رکھی اور کسی شریر کے آئندہ جانشین ہونے کے لئے نہیں رکھی یہ پتہ پیچھے لگیگا۔

میری غرض تقوی ہے۔ اگر اس غرض کے لئے نہوتی تو اللہ تعالے فرماتا ہے۔ لاتقم فیہ ابدا اس مسجد ضرار میں کبھی کبھی بھی کھڑا نہو۔ مگر تم دیکھتے ہو کہ میں

اس مقام پر کھڑا ہوں

اس لئے کہ میں نے کسی کپٹ اور لحاظ کے لئے اینٹ نہیں رکھی۔ اگر ایسا ہوتا تو میں نہ اینٹ رکھتا اور نہ یہاں کھڑا ہوتا۔ میں نے پہلے دن تقوی پر اس کی اینٹ رکھی ہے۔ اور اب اسی سنت کو پورا کرنے کے لئے یہاں آیا ہوں۔

اور دعا کرتا ہوں کہ

اس مسجد میں کون ہونگے؟

دہ مرد ہونگے جن کو ضرورت ہے۔ اور جو پسند کرتے ہیں۔ کہ وہ مقدس ہوں اور خدا تعالے مقدسین ہی کی جماعت کو پسند کرتا ہے۔ تم میں سے جو سچے دل سے چاہیگا۔ کہ وہ مطہر اور پاکیزہ بن جاوے اللہ تعالے اسے ضرور پاکیزہ بنا دیگا۔

یاد رکھو جس مسجد کی بنا تقوی پر رکھی گئی ہے۔ اللہ تعالے کی رضا مندی پر رکھی ہے۔ وہ بڑی پکی مسجد ہے۔ مگر جس کی بنا کھائی کے کنارے ہو وہ گرےگی اور بنانے والے کو بھی ساتھ لے جائیگی۔

پس میں اللہ تعالے کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے اس کی بنا اللہ کی رضا کے لئے رکھی ہے۔ اور تقوی پر رکھی ہے۔ وہ غریب نواز ہے مجھ پر اس کے بڑے بڑے کرم ہیں وہ مجھے ایسی جگہ کھڑا نہیں کریگا۔ جو اسکی رضا کا مقام نہو۔ میری دعا ہے کہ اس مسجد کی بنا تقوی پر ہو تیرے محبوب بنا رہے تیرے دین کے خادم عمل کرنے والے قرآن کے خادم ہوں۔ آمد و رفت کرنے والوں میں تقوی کوٹ کوٹ کر بھری ہو۔ اور جو شمولوں میں بھی

تقوی اللہ ہو

میں اب بھی کرب سے دعا کرتا ہوں اللہ تعالے فرماتا ہے۔ کہ میں کرب سے دعا کرنے والوں کی سنتا ہوں میں یہ اللہ تعالیٰ کا فضل سمجھتا ہوں۔ ہاں اسی کا فضل ہے کہ اس نے مجھے جو کرب دیا جو دعا کی **قبولیت کا ذریعہ ہوتا ہے۔** اور میں اپنے آپ کو اور نہیں خوش وقت سمجھتا ہوں۔ یاد رکھو **ہماری نسبت اور ہمارے کاموں کی نسبت لوگ کیا کیا منصوبے کرتے ہیں** کرنے دو میں خدا کے فضل سے یقین رکھتا ہوں کہ **میری جان سے جو سر ماریگا۔ اسکا سر ٹوٹ جاویگا۔**

اب میں خدا تعالے کے پاک لوگوں کا نام تبرکاً سناتا ہوں ان میں سے ایک نوح تھے۔ اللہ تعالے نے نوح اور اس کے ساتھ والوں کی دعا کو سنا اور انہیں کرب عظیم سے نجات دی ان کے مکذبین پر انہیں نصرت دی اور بالاخر ان کے مخالفوں کو غرق کر دیا۔

یہ ایک راستباز اور اس کے ساتھ والوں اور ان کے مخالفین کے انجام کی نظیر ہے۔

اسطرح پر حسب معمول حضرت نے قرآن مجید کے اس رکوع کا درس دیا حضرت سلیمان اور داؤد علیہ السلام کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ انہوں نے ایک کھیت کے معاملہ میں فیصلہ کیا حضرت سلیمان کو اس کے متعلق سمجھ آگئی اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ بعض اوقات **اللہ تعالے چھوٹوں کو ایک بات سمجھا دیتا ہے۔** داؤد علیہ السلام کی زرہ کے ذکر پر فرمایا دیکھو۔ میں تمہیں اس زرہ کا پتہ دیتا ہوں۔ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنائی ہے۔ جو ہر مصیبت کیوقت اور ہر دکھ کے وقت ہمیں محفوظ رکھتی ہے۔ وہ زرہ اسلام ہے۔ ان دو میرے ہاتھ میں ہے۔ وہ

یہہ قرآن کریم ہے۔

میرا یقین ہے مجھے کامل تسلی ہے کہ کوئی کتاب اسکا مقابلہ نہیں کر سکتی کوئی باطل پرست اس کتاب کے فہم والے کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ خدا تعالے مجھ سے وعدہ

وعدہ کیا ہے۔ کہ اگر قرآن ... ... کریگا۔ توہم اسی وقت اس کا جواب سمجھا دینگے میں اپنی زندگی میں بارہا اس کا تجربہ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ تقوٰی کے مقام پر کھڑا ہو کر میں نے افترا نہیں کیا۔

رکوع ختم کرنے کے بعد آپ نے فرمایا پھر میں تمہیں کہتا ہوں۔ کہ خدا سے میرے لئے دعا کرو۔ اس مسجد کو متقیوں کی مسجد بنا دے اس میں نماز پڑھنے والوں کو مطہر بنا دے۔ جو لوگ اس کے متہم ہیں۔ ان کی غلطیوں کی اصلاح کرے اور انکی صحیح باتوں کو ترقی دے۔ اور صدموں سے محفوظ رکھے۔ آمین

اس کے بعد آپ نے بہت لمبی دعا کی۔ اللہ تعالیٰ اس دعا کو ہمارے حق میں قبول فرما دے۔ آمین

ندوۃ العلماء اور قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ

ندوۃ العلماء کے سالانہ اجلاس کے متعلق ضروری مضامین میں نے اس کے جلسہ سے پہلے شائع کر دئیے تھے۔ میرا خیال تھا۔ کہ ندوۃ العلماء کے اراکین اور معاونین نیکدلی اور اخلاص کے ساتھ غور کرینگے۔ لیکن ندوہ کے اس اجلاس نے کوئی نمایاں تبدیلی نہیں دکھائی مجھے ندوۃ کے جلسہ پر ریمارک کرنا اسوقت مقصود نہیں اس معاملہ میں اہلحدیث نے جو کچھ لکھا ہے وہ کافی ہے۔

مجھے اسوقت صرف مندرجہ عنوان مضمون پر کچھ لکھنے کی ضرورت ہے۔ اور وہ بھی اس لئے کہ سید عبد السلام صاحب اسسٹنٹ سکرٹری انجمن خادم المسلمین نے پیسہ اخبار میں اس کے متعلق حال میں ایک تحریر شائع کی ہے۔

وہ لکھتے ہیں۔ کہ شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا فارسی ترجمہ شبلی صاحب اردو میں کریں اور اگر شاہ صاحب کے فارسی ترجمہ کو اردو قالب میں ڈھا لینے کے لئے زاید الفاظ لکھنے کی حاجت ہو تو ان الفاظ کو خطوط وحدانی میں وہ لکھ سکیں۔ اور جب اردو ترجمہ طیار ہو جائے تو رائٹ آنریبل مولوی سید امیر علی صاحب کی وساطت سے انگلستان میں اسکا انگریزی ترجمہ لکھوایا جاوے اور سیل کے دیباچہ کے جواب کے علاوہ بعض جگہ قرآن مجید کے مطالب کو واضح کرنے اور مخالفین کے اعتراضات کو اٹھانے کے لئے مفید حواشی بھی لکھ دیں وغیرہ وغیرہ۔

قرآن مجید کے انگریزی ترجمہ کی ضرورت تو ایک عرصہ سے محسوس ہو رہی ہے۔ اور اسی سوال کو مختلف انجمنوں نے وقتاً فوقتاً اٹھایا مگر یہ سوال جہاں تھا وہیں رہا۔ انجمن حمایت اسلام میں بھی ایک دفعہ یہ سوال اٹھا اور کچھ روپیہ بھی جمع ہوا۔ مگر ہنوز روز اول اب ندوۃ نے اس سوال کو چھیڑا ہے۔ دیکھا جائے کیا ہوتا ہے

قرآن مجید کے انگریزی ترجمہ کے لئے جو تجویز سید عبد السلام نے پیش کی ہے۔ میں اسکو ندوۃ ہی کی تحریک کہونگا۔ اس لئے کہ میں جانتا ہوں کہ بعض کاموں کو پبلک کرنے کا ایک یہ بھی طریق بعض لوگوں نے اختیار کر رکھا ہے۔ اور جبکہ ندوۃ کے اجلاس دہلی کے محرک خادم المسلمین تھی۔ تو خادم المسلمین کے اسسٹنٹ سکرٹری کی تحریک کوئی وجہ نہیں۔ کہ ندوۃ ہی کی تحریک نہ سمجھی جاوے۔ مجھکو رائٹ آنریبل سید امیر علیصاحب بالتابہ کی قابلیت اور تعزز کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ مگر جس امر کو میں واضح کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ مسلمان محض نمایش کے طریق کو چھوڑدینا اگر انہوں خالصۃً لوجہ اللہ کوئی کام کرنا ہے۔ تو اسکے لئے وہ بڑے سے بڑے آدمی جو درخشنی ہوں تلاش نکریں بلکہ وہ ان روحوں کی تلاش کریں جو قابلیت اور اہلیت کے علاوہ دردمند دل اور اخلاص رکھتے ہیں۔ سید امیر علیصاحب معتزلہ خیال کے بزرگ ہیں اور کچھ شک نہیں۔ کہ وہ سیل کے دیباچہ کا جواب یا قرآن مجید کے بعض مقامات کی توضیح اور تشریح کی خاطر اگر حواشی لکھنے کی خدمت منظور بھی کرلیں تو اس میں وہ بات ضرور ہوگی جو معتزلہ خیالات کی جھلک لئے ہوئے ہونگے۔ اس سے یہ نتیجہ نہ نکال کیا جاوے کہ میرا یہ منشا ہے۔ کہ ندوۃ اس کام کو ہمارے سپرد کر دے اس لئے کہ ندوۃ کے اراکین میں ابھی وہ وسعت خیال پیدا نہیں ہوئی۔ اور ہمارے یہاں جو قرآن مجید کا ترجمہ ہو رہا ہے۔ اور ایک سال سے زاید عرصہ سے ایک کام ہو رہا ہے۔ وہ کسی نمائش کے لئے نہیں۔ بلکہ محض اعلائے کلمۃ الاسلام کے لئے ہو رہا ہے اور جس طرز پر وہ کام ہو رہا ہے۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے یقین ہے کہ وہ مفید اور بابرکت ہوگا۔

سید عبد السلام صاحب کی تجویز سے یہ بھی معلوم ہوتا کہ قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ کسی انگریز سے کرایا جاویگا۔ کیونکہ سید امیر علیصاحب تو صرف اپنے دیکھیں گے۔ ایک شخص جو عربی کا عالم نہیں۔ وہ قرآن مجید کا فہم نہیں رکھتا وہ خواہ کیسا ہی اہل زبان کیوں نہ ہو ادائے مطلب پر قادر نہیں سکتا۔

اس لئے قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ کرتے وقت ضرورت ہے اس امر کی کہ مترجم انگریزی اور عربی دونوں زبانوں کا عالم ہو۔ اور یورپ کی ان تمام تصنیفات پر اسے نظر ہو۔ جو اسلام کے متعلق اس نے شائع کی ہیں تاکہ موقع بموقع ان اعتراضات کا جواب دیا جاوے۔ جو یورپ کے عیسائی مصنفوں نے اسلام پر کئے ہیں۔ علاوہ بریں قرآن مجید کے ترجمہ کے ساتھ ایک مبسوط دیباچہ لکھنے کی ضرورت ہے جسمیں قرآن مجید کے متعلق ان تمام اعتراضات کا جواب ہونا چاہئے جو وہ قرآن مجید کی ترتیب وغیرہ کے متعلق کرتے ہیں یہ مضمون بڑی وسعت اور وضاحت سے لکھے جانے کے قابل ہے۔

میرا اپنا خیال نہیں۔ یقین ہے کہ ریویو آف ریلیجنز کے قابل ایڈیٹر نے ریویو میں اس قسم کے مضامین پر ایک تیفصلی اور نادر بحث کی ہے۔

یہ ترجمہ قرآن مجید کے وقت ریفرینس کی کتابوں کا کافی ذخیرہ موجود ہونا چاہیئے جہاں ایک طرف معترضین کی ہر قسم کی کتابوں کا ذخیرہ چاہیئے وہاں اسلامی کتب خانہ بھی بکار ہے۔

غرض قرآن مجید کے انگریزی ترجمہ کی ضرورت اس ترکیب سے پوری نہیں ہو سکتی جسطرح سید عبد السلام صاحب

۲۶ و ۲۸ ماہ حال مقرر ہے۔ فی الحال ملتوی کر دیئے جائیں۔ اور کورٹ آف آربیٹریشن کے جملہ امورات کے فیصلہ کرنے اور اُن پر عملدرآمد ہو جانے کے بعد بھی اگر مولوی انشاء اللہ صاحب مقدمات کے چلانے پر اصرار کریں تو ہم سب ملکر اُن مقدمات کو بند کرانیکی تدبیر کریں گے۔

اسوقت اس اقرارنامہ کے مضمون یا مولوی انشاء اللہ صاحب کے متدائرہ مقدمات کی نسبت کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ اس اقرارنامہ پر دستخط ہو جانے کے بعد حاضرین نے نہایت مسرت کا اظہار کیا۔ اور جناب نوابصاحب کی تحریک سے سب ایک دوسرے سے بغلگیر ہوتے رہے۔ اور سب مسلمانوں کی صلح و آشتی اور انجمن کی کامیابی کی دعا بخیر مانگی گئی اور حاضرین کو یقین دلایا گیا۔ کہ اس دفعہ انجمن کی ساخت اور کاروبار میں ایسی کامل اصلاح ہو جائیگی کہ پھر کسی اصلاح کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ کیونکہ جنرل کمیٹی اس بورڈ آف آربیٹریشن کو اصلاح کا کامل اختیار دیدے گی۔ اور خصوصیت سے ان اصلاحوں کا عملدرآمد کرا دیگی۔ مجھے امید ہے۔ کہ نوابصاحب قبلہ کی کوشش نواب ذوالفقار علیخانصاحب کی توجہ اور حاضرین کی خواہش سے جو اصلاح اسوقت ہوئی ہے۔ وہ سچے دلوں کی آمادگی اور دوستانہ اور فیاضانہ سپرٹ سے ہوئی ہے۔ اور بورڈ آف آربیٹریشن کے معزز ممبر صاحبان جبکہ انجمن کے معاملات پر بحث کرینگے تو اسی فیاضانہ اور عالی حوصلگی کی سپرٹ سے کام کریں گے۔ اور جو اعتماد قوم کی طرف سے اُن کے ہاتھ میں سپرد کیا گیا ہے۔ اپنے آپ کو اس کے بہترین مستحق کو ثابت کریں گے۔ اور کارکنان انجمن ایسے ہی سپرٹ سے تمام قرار یافتہ اصلاحوں کی عملدرآمد کرکے قوم کو ممنون کرینگے۔ اور اس صلح کو جو نواب فتح علیخان صاحب اور نواب ذوالفقار علی خانصاحب کی کوشش سے ہوئی۔ اور خان بہادر اللہ بخش خاں صاحب نے بھی اس کے لئے جدوجہد کی ہے۔ دیرپا اور مستحکم فرماویں گے۔ س

کیونکہ مسلمانوں کے شعار قومی اور انکے مذہب سے متعلق احکام ترقی کے مطابق حد درجہ کا استحکام و استقلال ملحوظ رکھنا چاہیئے۔ اس لیئے میں اس اتحاد پر شعر لکھتا ہوں۔

شکر للہ کہ میاں من و او صلح افتاد
حوریاں رقص کناں ساغر مستانہ زدند

حضرت خلیفۃ المسیح کا درس مسجد النور میں

ناظرین الحکم کو معلوم ہے کہ مسجد النور کی بنیادی اینٹ حضرت خلیفۃ المسیح نے رکھی تھی۔ اب اسی مسجد کا خدا کے فضل سے بہت بڑا حصہ طیار ہو چکا ہے۔ ۲۳ر اپریل سنہ ۱۹۱۰ء کی نماز عصر حضرت خلیفۃ المسیح نے اسی مسجد میں پڑھی اور بعد نماز عصر آپ نے روزانہ درس قرآن بھی یہیں دیا۔ ساری احمدی جماعت یہاں موجود تھی۔

حضرت نے درس کے وقت جو تقریر فرمائی وہ بجائے خود وہاں تشریف لے جانے اور نماز پڑھنے کے اغراض کو کھلے طور پر کرتی ہے۔ اس لیئے میں نے مناسب سمجھا ہے کہ اس تقریر کو شائع کر دوں۔

آج حضرت نے اپنی جماعت کیلئے خصوصاً حاضرین مجلس کے لیئے بہت بہت دعائیں کیں اور فرمایا کہ

آج اللہ تعالےٰ نے دعا کے لیئے ایسے ایسے الفاظ اور طریق بتلائے ہیں۔ کہ میں حیران تھا۔ اور ایسی دعائیں جو میرے وہم میں بھی نہ تھیں۔"

یہ امر قبولیت دعا کا نشان ہے۔ کیونکہ تمام راستبازوں کا دستور ہے کہ جب دعا کیلئے الفاظ اور طریق بتائے جاویں۔ تو وہ قبولیت دعا کا ایک زور ہوتا ہے۔ اس لیئے میں اپنی جماعت کو یہ خوشخبری سناتا ہوں کہ خصوصیت کیساتھ ان کے امام کی دعاؤں کو اللہ تعالےٰ نے اس کے حق میں سنا۔

بہر حال آپ نے نماز عصر کے بعد حسب معمول قرآن مجید کا رکوع پڑھکر (جو سورۃ الانبیاء کا ۶ رکوع تھا۔ ترجمہ کرنے سے پہلے فرمایا۔

آج یہاں ہم نے درس کیوں کیا؟ باوجودیکہ ہوا مجھے تکلیف دیتی ہے۔ اور روشنی میں دیکھنے سے تکلیف ہوتی ہے۔ پھر بھی یہاں آنا اور درس کے لیئے اس مسجد میں کھڑا ہونا اس کے کیا اغراض ہیں؟

اس کے ظاہری محرک مولوی محمد علی صاحب ہیں۔ انکی نیت ان کے ساتھ وابستہ ہے۔ مجھے ان کے دل کے حال سے آگاہی نہیں اسے اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ اونہوں نے اپنے حوصلہ اور وسعت کے موافق مجھے یہاں بلانے میں کوئی مقصد رکھا ہوگا۔ مگر میں نے اپنی نیت کو ٹٹولا کہ وہ خدا کے لیئے ہے۔ تو میں نے ان کی درخواست کو منظور کر لیا میرے دل میں جو بات ہے وہ یہ ہے۔

اللہ تعالےٰ کا ایک بندہ جس کو میں یقیناً راستباز مانتا ہوں۔ اور تم بھی راستباز یقین کرتے ہو۔ اس شہر میں آیا۔ اور اس نے بڑا دعویٰ کیا۔ جسکو سنکر بڑی مخلوق چونک اٹھی۔ بظاہر یہ معلوم ہوتا تھا کہ اتنا بڑا دعویٰ ایک انہونی بات ہے۔ کس نے ماننا ہے اور کس نے پسند کرنا ہے۔ ہاں اگر اسکی ذاتی وجاہت کی وجہ سے کوئی مان لے تو وہ

اگر مانند شیئے مانند شیئے دیگر نماند

کا مصداق ہوگی۔ ایسے خیالات ان لوگوں کے ہوتے ہیں جو سنت اللہ سے ناواقف اور راستبازوں کے خیالات سے بے خبر ہوتے ہیں۔ ایسے لوگ جو خدا کی طرف سے آتے ہیں۔ ایک آیۃ ہوتے ہیں۔ اور اس رکوع میں بھی جو میں نے ابھی پڑھا ہے آیۃ کہا ہے۔ میں نے بناوٹ سے ترجمہ نہیں کیا۔ یہی لفظ آیا ہے۔

(یہ حضرت کا اشارہ اس آیت کی طرف ہے۔ والتی احصنت فرجہا فنفخنا فیہا من روحنا وجعلنٰہا وابنہا اٰیۃ للعالمین۔ (ایڈیٹر)

اللہ تعالےٰ اپنی قدرت کا ہاتھ اپنا فضل اپنا کرم اپنا رحم دکھاتا ہے۔ وہ انہیں ایک آیۃ بناتا ہے۔

وہ ایک نشان ہوتے ہیں۔ اور پھر انکی صداقت کے نشان عام طور پر دکھائے جاتے ہیں۔

اسی طرح پر وہ راستباز جو اس بستی میں آیا۔

ایک آیت اللہ تھا۔

اسکو اللہ تعالےٰ نے نشان بنایا۔ اور پھر اسکی سچائی کے لیئے اسقدر نشان دکھائے کہ میں اب کہتا ہوں کہ

تم سب جو یہاں ہو اسکی سچائی کا نشان ہو

ہر ایک شخص تم میں سے اسکی سچائی کا نشان ہے تم نے اس بات کو نہیں سنا جب خدا تعالےٰ نے اسکو تمہارے آنے کے متعلق کہا۔ وہ آواز ایسی کان میں پہونچی اور پھر اس نے تمہارے یہاں آنے سے بہت پہلے اسکو سنایا۔

(حضرت خلیفۃ المسیح کا اس امر سے یاتون من کل فج عمیق کی پیشگوئی کی طرف توجہ دلانا مقصود تھا۔ ایڈیٹر)

ہاں میرے کان میں بھی خدا کی آواز اسی کے ذریعہ پہونچی۔ اور پھر اسی طرح ہو کر رہا۔

اس کی صداقت کے اللہ تعالےٰ نے مجھے بہت سے نشان دکھائے تھے جنہوں نے مجھے کامل یقین دلایا کہ

وہ خدا کی طرف سے آیا ہے

میں ان نشانات میں سے جو مجھ پر اسکی سچائی کے ظاہر ہوئے ایک تمہیں سناتا ہوں۔ میں ان دنوں جموں میں ملازم تھا۔ میرا ایک داماد عبدالواحد غزنوی ہے۔ میں مولوی عبداللہ غزنوی کا مرید نہیں۔ مگر مجھے ان سے محبت تھی۔ اسی محبت کیوجہ سے میں نے انکے ایک لڑکے کو اپنی ایک لڑکی بیاہ دی وہ ہمارے پاس رہتا تھا۔ اور پڑھتا تھا ایک اور شخص تھا جسنے فلسفہ پڑھ لیا تھا۔ اور طب پڑھتا تھا وہ شخص اب بھی زندہ ہے۔

قدرت الٰہی کا عجیب نقشہ ہوتا ہے۔ ایکدن اس نے پوچھا کہ عبدالحق غزنوی کیسا ہے؟ میں نے کہا کہ نیک آدمی ہے۔ پھر اس نے پوچھا کہ کیا وہ مفتری ہے؟ میں نے کہا۔ میں اسے مفتری نہیں سمجھتا (یہ حسن ظن کا نتیجہ ہے۔ جو حضرت کی فطرت میں ہے۔ ایڈیٹر)

تب اس نے کہا کہ عبدالرحمٰن لکھو کے متعلق کیا خیال ہے؟ میں نے کہا کہ وہ بھی مفتری نہیں۔

اسپر اس نے کہا کہ مرزا۔ عبدالحق۔ عبدالرحمٰن جب مفتری نہیں۔ تو پھر یہ کیا بات ہے کہ خدا تعالیٰ کسی کے کان میں کچھ کہتا ہے۔ اور کسی کے کان میں کچھ۔

میں تو ایسے خدا کا قائل نہیں ہوسکتا

اس کی یہہ بات سن کر میرے دل کو بہت دکھ ہوا کہ اس نے ہمارے ڈیرے میں رہکر اور ہمارا شاگرد ہو کر ایسا بے ادبی کا کلمہ بولا۔ میرا دل گھبرایا اور میں اٹھکر اندر چلا گیا۔ اور اسی حالت میں معاً مجھے غیر طبعی نیند آئی اور اس میں مجھے بتایا گیا۔ کہ مرزا صاحب پر اعتراض کیا ہے؟ یہ کہ انہوں نے قادیان کو دمشق کہا ہے۔ اس وقت اس امر پر اعتراض تھا۔) اس کے جواب میں مجھے اللہ تعالےٰ نے بتایا کہ۔

آج ہم نے سبکو مجاز بولنے پر مجبور کر دیا ہے

اس کے بعد میں بیدار ہوگیا طبیعت کی کوفت جاتی رہی۔ اور میں باہر چلا آیا اور آکر کہا۔ کہ آج مجھے یہ الہام ہوا ہے۔ اور ان لوگوں سے کہا کہ اعتراض تو مجاز کا ہے۔ افترا کا نہیں۔ اللہ تعالےٰ نے مجھے خبر دی ہے۔ کہ آج ان سب کو ہم نے استعارہ پر مجبور کر دیا ہے۔ میرے ساتھ ان لوگوں کی خط و کتابت نہیں۔ اللہ تعالیٰ جسطرح پر چاہیگا اس حقیقت کو کھولیگا۔

کچھ دن گذرے عبدالحق غزنوی کا خط میرے نام آیا اس سے پہلے کبھی اس کا کوئی خط میرے نام نہیں آیا تھا۔ میں نے اسے دیکھکر عبدالواحد اور اس فلسفی کو کہا کہ آج یہہ پہلا خط ہے۔ اور یہ میرے الہام کی تصدیق کرتا ہے۔ اسے تم آپ کھولو انہوں نے کھولا اور پڑھا تو اس میں لکھا تھا۔

خربت خیبرای قادیان

یہہ اس نے اپنا الہام لکھا جس میں قادیاں کا نام خیبر رکھا گیا ہے میں نے کہا جب یہ قادیاں کو خیبر کہتا ہے تو دمشق کہنے میں کیا حرج ہے۔ عبدالواحد نے فوراً لکھ دیا کہ یہ خود داماغ ہے میں نے کہا کہ نہیں۔ تم اس کا ایلاب کرو۔ وہ جانتا تھا۔ کہ عبدالرحمٰن لکھو کے والے محتاط نہیں۔ وہ اگر خط لکھیں گے تو سوچ سمجھکر لکھیں گے۔ مگر اللہ تعالےٰ بڑی طاقت ہے۔ اس کا بھی دوسری تیسری ڈاک میں خط آگیا۔

اونہوں نے مجھے لکھا کہ ہم تمہیں اچھا سمجھتے تھے۔ مرزا صاحب کے ساتھ تمہارے تعلق سے رنج ہوا ہم نے اللہ سے توجہ کی کہ اس معاملہ کو صاف کر دے اسپر جو الہام ہمیں ہوئے ہیں۔ وہ بالکم و کاست نیچے لکھدئے ہیں۔ پھر نیچے وہ الہامات لکھتے تھے۔ انمیں سے ایک یہ تھا۔

ماسمعنا بہذا فی الملۃ الاخرۃ

یہ کفار کا قول ہے۔ جو انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں آپ کی تعلیم کے متعلق کہا۔ اور اعتراض کیا۔ پھر خود ہی انکو دہدہا پڑی کہ یہہ تو ہمیں ابوجہل بتاتا ہے۔ ہو نہ ہو اس میں استعارہ ہے۔ اس لئے اسکے معنے بتائے۔

ای الملۃ المحمدیہ

میں نے عبدالواحد سے کہا۔ اب بتاؤ تیرہ سو برس میں یہ معنے کسی نے نہیں کئے۔ اس پر اس نے کہا۔ کہ آپ تو معذور ہیں۔

اس واقعہ سے وہ شخص جس نے کہا تھا۔ کہ میں ایسے خدا کا قائل نہیں۔ بول اٹھا کہ میں تو خدا تعالیٰ کا قائل ہوگیا۔ مجھے اس سے بڑی خوشی ہے۔ وہ شخص اب بھی ہماری جماعت میں ہے۔ اور ایک مخلص دوست ہے۔

غرض خدا تعالےٰ نے مجھے بہت سے نشانات دکھائے ہیں۔ اور تم سب اس راستباز کی صداقت کا نشان ہوئے۔

پس مولوی صاحب نے تحریک کی کہ میں یہاں نماز پڑھوں میں اپنے اخلاص کو دیکھتا تھا کہ مخلصانہ رقت میسر آجاوے تو میں آؤنگا۔ پس خدا تعالےٰ نے مجھے وہ رقت دیا۔ اور میں یہاں آیا ہوں۔ میں نے اس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

غیر معمولی پرچہ الحکم قادیان دارالامان مورخہ ۱۹ر اپریل سنہ ۱۹۱۰ء

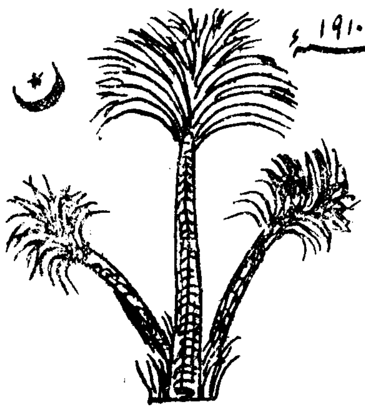

مولود مسعود

بہ روز گرمبارک سبحان من یرانی

اللہ تعالیٰ کی حمد اور اسکے رسولوں پر سلام خصوصاً حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم پر بیحد سلام اور صلوٰۃ ہو۔ امابعد آج ۱۹ اپریل سنہ ۱۹۱۰ء مطابق ۸ ربیع الثانی سنہ ۱۳۲۸ھ کو اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے ہمارے موجودہ امام اور مطاع حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی مدظلہ العالی کو چوتھا بیٹا عطا فرمایا جسکی مسعود ولادت نے تین کو چار کر دیا۔ ہماری دلی دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اس مولود مسعود کو سلسلہ عالیہ احمدیہ ہاں اسلام کیلئے بلکہ نوع انسان کے لئے ایک نشان اور حجت بنائی۔ اور وہ اپنے فیض رساں باپ کیطرح جسکو خدا نے روحانی اور جسمانی علوم اور فیض کا چشمہ اور ایک قوم کا باپ بنا دیا ہے) دنیا کا باپ ہو اور نافع الناس وجود ہو کہ اما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض سے متمتع ہونیوالا بنلئے۔ وہ اسلام کا سچا خادم ہو اور خاندان نور کیلئے فاروقی صفات کا مظہر وہ سچا خادم اسلام ہو۔ اور خدمت اسلام میں اور اللہ کی رضا میں والدین کیلئے نور چشم ہو کر جیئے قوموں کا امام ہو اور خادم قرآن ہو (آمین) میں صدق دل سے اپنے امام کیحضور خریداران الحکم کیطرف سے اور اپنی خاندان اور اپنے مکرم و مخلص دوست شیخ محمد اسمٰعیل صاحب سرساوی و دیگر ممبران ساہدہ سنگت کی طرف سے مبارکباد عرض کرتا ہوں مجھے اس بچے کی پیدائش پر خصوصاً اس لئے خوشی ہے کہ میں نے عرصہ گذرا معصوم عبدالقیوم مرحوم کیواقع وفات کے بعد رویا میں دیکھا تھا۔ کہ حضرت مولوی صاحب قبلہ کیگھر ایک لڑکا پیدا ہوا ہے جسکا نام مظہر قیوم ہے۔ اور اس مبارکباد کی تحریک یہ ہی کہ حضرت نے آج صبح حضرت ام المومنین کی مبارکباد پر فرمایا کہ میں انکے لئے بہت دعا کروں یا خیرات کروں اس جملہ کے پہلی حصہ نے مجھ گدگدایا اس لئے یہ تہنیت نامہ ایک خاص جوش سے پیشکرتا ہوں کیا عجیب ہے کہ حریم قدس بلند پرواز کی صدا میرے حق میں قبول ہو۔ اور نیم شبی دعا اکسیر کا کام دے بالآخر اللہ تعالیٰ سے اس مولود مسعود کیلئے پھر دعا ہے کہ وہ والدین کی آنکھ کا تارا اور نور ہو اور انکے فیض تربیت میں دنیا کا نور رہو۔ آمین

احقر الناس یعقوب علی عفی اللہ عنہ ایڈیٹر الحکم قادیان ضلع گورداسپور

انجمن حمایت اسلام

ناظرین الحکم بخوبی جانتے ہیں کہ الحکم شروع ہی سے انجمن حمایت اسلام کے کام کے ساتھ ایک خاص ہمدردی اور دلچسپی رکھتا ہے۔ اس لئے انجمن کی مخالفت میں آوازیں اٹھنے پر ان لوگوں کو جو مخالفت کر رہے تھے، روکا تھا۔ بہرحال اس مخالفت کا دامن دراز ہوا اور مقدمات تک نوبت پہونچی اس موقعہ پر الحکم نے مسلمان لیڈروں کو متوجہ کیا۔ کہ وہ اپنے اثر اور رسوخ سے اس بڑھتے ہوئے تنازعہ کو مٹائیں اور اگر فریقین نہ مانیں تو گورنمنٹ پنجاب سے مدد لیں۔ خدا کا شکر ہے کہ مسلمان لیڈروں نے توجہ کی اور انجمن کے تنازعات نے صلح اور اصلاح کی صورت اختیار کی ہے اس کے متعلق روزانہ پیسہ اخبار میں جو موقعہ ... نوٹ شائع ہوا ہے۔ اسکا شائع کر دینا تمام مسلمانوں کیلئے مسرت کا موجب ہوگا۔ خدا کرے کہ اسکا نتیجہ قوم کے لئے مفید اور مبارک ہو۔ (ایڈیٹر)

اصلح خیر

انجمن حمایت اسلام لاہور اور صلح اور اصلاح کی تجویز

بات تھوڑی سی تھی مسرتیں دل میں بہت
صلح کیجئے اب لڑائی ہو چکی

مسلمانوں کی قومی حالت ہرگز اس امر کی متقضی نہیں کہ وہ آپس میں ایک دوسرے سے جھگڑا کر سکیں یا کھینچ کر سکیں بلکہ انہیں صلح اور آشتی سے مل جل کر کام کرنے کی سخت ضرورت ہے۔ ان میں کام کرنے والے کافی ہیں۔ [illegible] قومی ہی وافی ہے۔ حالانکہ [illegible] دوسروں کی تنظیم حالت [illegible] دیگر بعض اقوام کے سب سے زیادہ نازک اور کام کرنے والوں میں باہمی اتحاد و اتفاق کی خواہاں ہے۔ مگر جیسا کہ انجمن حمایت اسلام لاہور کے مدت کے نزاعوں اور تنازعوں سے ظاہر ہے جہاں ایک طرف تعلیم اور اصلاح کے کام کو نقصان پہونچ رہا ہے۔ اور انجمن کی آمدنی نہایت کم ہو رہی ہے۔ وہاں قوم کے لیڈروں اور کام کرنے والوں کی آپس کی غلط فہمیوں اور کدورتوں سے سوسائٹی کی حالت بھی مخدوش اور ناقابل اطمینان ہو رہی ہے۔ ایسی ہی حالتوں کے لئے قرآن پاک میں فرمایا گیا ہے کہ:-

"لا تنازعوا فتفشلوا وتذہب ریحکم"

جس کے معنے یہ ہیں کہ مسلمانوں تم آپس میں جھگڑا نہ کرو۔ ورنہ تم سست ہو جاؤ گے اور تمہاری آن بان جاتی رہیگی۔"

چونکہ انجمن حمایت اسلام کے تنازعات اور معاملات کی حالت یہانتک پہونچ گئی تھی۔ کہ اس کے مقدمات عدالت میں دائر کرنے پڑے۔ اس لئے عام مسلمانوں اور خصوصاً سربرآوردگان قوم کو ادھر خصوصیت سے توجہ ہوگئی۔ کہ جسطرح بھی ہو سکے انجمن کے معاملات میں سکون اور اصلاح جلد کرائی جائے۔ چنانچہ چند روز سے عالیجناب فتح علی خانصاحب قزلباش سی۔ آئی۔ ای پریسیڈنٹ انجمن حمایت اسلام لاہور نے خصوصیت کے ساتھ انجمن کے کارکنوں میں سمجھوتہ کرانے کی کوشش شروع کر دی تھی۔ اور جیسا کہ ان کالموں میں دو تین روز پہلے لکھا جا چکا ہے۔ اصلاح کی امید قوی ہو گئی۔ چنانچہ ۲۳ اپریل کی شام کو مندرجہ ذیل دس اصحاب نواب صاحب کے دولتخانہ پر جمع ہوئے۔

آنریبل خان بہادر میاں محمد شفیع صاحب بیرسٹر۔ ڈاکٹر شیخ محمد اقبال صاحب بیرسٹر۔ مولوی احمد الدین صاحب پلیڈر۔ شیخ گلاب دین صاحب پلیڈر۔ سید محبوب عالم۔ مسٹر فضل حسین صاحب بیرسٹر۔ چودہری نبی بخش صاحب پلیڈر۔ منشی شمس الدین صاحب سکرٹری انجمن۔ میاں نظام الدین صاحب۔ مولوی کرم بخش صاحب۔ اور کسیقدر بحث و مباحثہ اور رد و بدل کے بعد ان صاحبان نے بالاتفاق سات صاحبان کو اپنی طرف سے آربیٹریٹر (حکم) مقرر کر دیا ہے۔ اور انہیں اختیار دیدیا کہ انجمن کے معاملات میں جس قسم کی اصلاح یا تغیر و تبدل یہ صاحبان کثرت رائے سے کریں۔ انجمن کی جنرل کمیٹی اسے منظور کریگی۔ اور انجمن میں اس کا عملدرآمد کرایا جائیگا۔ چنانچہ اسی وقت مندرجہ ذیل اقرارنامہ لکھا گیا اور علاوہ مندرجہ بالا دس صاحبان کے مندرجہ ذیل صاحبان نے جنمیں سے بعض اسوقت پہونچ گئے تھے۔ اسپر دستخط کر دیئے۔ (۱) نواب فتح علی خانصاحب سی آئی ای (۲) آنریبل نواب ذوالفقار علیخانصاحب (۳) خان بہادر اللہ بخش خانصاحب (۴) محمد بشیر علیخانصاحب جنرل سکرٹری انجمن اسلامیہ (۵) سردار رضا علیخانصاحب نقل اقرارنامہ حسب ذیل ہے:-

"صاحبان موجودہ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ مفصلہ ذیل بزرگان کا کورٹ آف آربیٹریشن مقرر کیا جائے۔ ایک طرف سے شیخ اصغر علی صاحب و مولوی رحیم بخش صاحب سی آئی ای۔ اور میاں فضل حسین صاحب اور دوسری طرف سے آنریبل میاں محمد شفیع صاحب و ڈاکٹر محمد اقبال صاحب اور آنریبل نواب ذوالفقار علی خانصاحب اور نواب فتح علی خانصاحب سی آئی ای طرفین کیطرف سے پریزیڈنٹ مقرر ہوئے ہیں۔ اور اس کورٹ آف آربیٹریشن کو کامل اختیار ہوگا۔ کہ جملہ امورات متنازعہ انجمن حمایت اسلام کے متعلق جو فیصلہ مناسب سمجھیں دیں۔ اور اس فیصلہ پر عملدرآمد کرائیں۔ انکا ساختہ پرداختہ قطعی ہوگا نیز بالاتفاق اقرار پایا ہے کہ آج سے دس یوم کے اندر جنرل کونسل کا اجلاس کر کے جنرل کونسل کیطرف سے مندرجہ بالا تجویز پاس کر دی جائیگی۔ نیز یہ اقرار پایا ہے کہ جملہ احباب کوشش کریں گے کہ مولوی انشاء اللہ صاحب بھی اس قرارداد پر رضامند ہوں اور صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لاہور سے درخواست کیجائیگی کہ مقدمات جو منجانب مولوی انشاء اللہ صاحب بعدالت مسٹر فرگسن صاحب دائر ہیں۔ اور جنکی تاریخ سماعت

مدرسہ تعلیم الاسلام کا نتیجہ انٹرینس

مدرسہ تعلیم الاسلام کا انٹرینس کا نتیجہ نکل آیا ۱۴ طالب علموں میں سے خدا کے فضل سے ۸ طالب علم کامیاب ہوئے اور ایک زیر تجویز ہے۔ خدا کرے کہ یہ بچہ بھی کامیاب ہو احباب دعا کریں۔ یہ نتیجہ دوسرے سکولوں کے مقابلہ میں نہایت قابل اطمینان اور باعث مسرت ہے مدرسہ میں حضرت صاحبزادہ بشیر احمد صاحب اول رہے ہیں۔ اور یہ خدا تعالےٰ کے فضل کا نشان ہے۔

اس نتیجہ کے قابل اطمینان ہونے پر کچھ شک نہیں اساتذہ مدرسہ تعلیم الاسلام خصوصاً مولوی صدرالدین صاحب ہیڈ ماسٹر مبارکباد کے قابل ہیں۔ مدرسہ جو ایام جلسہ میں بند رہا۔ اور بعد میں پلیگ کی وجہ سے بند کر دیا گیا تھا۔ ۱۶ اپریل کو کھل گیا۔ بورڈنگ ہوس ابھی باہر ہی ہے۔ بورڈنگ ہوس کے انتظام کے متعلق میں اپنے مخدوم خانصاحب محمد اکبر شاہ صاحب کی خدمات کا خصوصیت سے ذکر کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ خانصاحب جس محنت جوش اور درد دل سے اس کام کو کر رہے ہیں۔ میں اس کی نظیر نہیں پاتا۔ اس کے یہ معنے نہیں کہ دوسرے ذمہ دار سپرنٹنڈنٹ کام نہیں کرتے مگر حق یہی ہے کہ خانصاحب جس جفاکشی سے کام لے رہے ہیں وہ جفاکشی کی حد تک محدود نہیں۔ بلکہ درد دل کے ساتھ وہ دعاؤں سے کام لیتے ہیں۔ اور راتوں کو مختلف اوقات میں اٹھ کر نگرانی کرنا انکا معمولی کام ہے۔

میں یقین کرتا ہوں کہ ذمہ دار افسر بھی اس امر سے ناواقف نہیں کہ یہ شخص کس محنت اور دلسوزی سے کام کر رہا ہے۔ خدا کرے کہ ایسی روح ہم سب میں پیدا ہو۔

مجھے ذاتی علم ہے کہ خانصاحب نے اپنی صحت کو اور اپنے روپیہ کو طلباء کی اخلاقی نگرانی اور بھلائی کے لئے بعض وقت ایسے طور پر قربان کیا ہے کہ اب تک بھی وہ اس کا خمیازہ بھگت رہے ہیں۔ مگر انہوں نے کبھی پسند نہیں کیا کہ کسی کو اس کا علم بھی ہو۔ گو مجھے مشکل ہوا ہے۔ اور یہی ایک بات ہے جس نے میرے دل میں ان کے کام کی قدرت کو بڑھا دیا ہے۔ بورڈنگ ہوس کے انتظام میں خانصاحب کے کام کی نظیر ضرور قابل قدر ہے۔ جس پر مفصل میں کہنا چاہتا ہوں وباللہ التوفیق۔

قادیان کا ڈاکخانہ

قادیاں کا ڈاکخانہ اب پچاس کے گریڈ میں ہو گیا ہے اور اس سے پہلے ایک کلرک بھی ڈاکخانہ کو مل چکا ہے یکم مئی سنہ ۱۹۱۰ء سے ڈاکخانہ میں ڈاک کی روانگی اور رسیدگی دو دفعہ ہو گئی ہے۔ اس تجویز سے قادیاں بٹالہ کے برابر ہو گیا ہے اب ہر روز خطوط بہت سے شہروں میں پہنچ سکیں گے۔ ڈاکخانہ میں اس مفید اضافہ کیلئے میں افسران سررشتہ کی توجہ فرمائی کا شکر گذار ہوں۔ میں اس امر کو بھی نہایت مسرت سے ظاہر کرتا ہوں کہ اس بارہ میں الحکم کی مساعی بارور ہوئیں۔ یہ امر ہمارے سلسلہ کی روزافزوں ترقی کی دلیل ہے۔ اب ڈاکخانہ میں صرف ایک ضرورت باقی ہے کہ یہاں تار لگائی جاوے۔ ایک سے زیادہ تاروں کی آمد و رفت یہاں روزانہ ہوتی ہے۔ اور اگر تار یہاں ہو تو اس سے بھی زیادہ کی صرف توقع نہیں بلکہ یقین ہے بہت سے لوگ حضرت کی خدمت میں تاروں کے ذریعہ دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ اور کرنا چاہتے ہیں۔ اور بعض وقت جب قادیاں میں تار کا ہونا انہیں بتایا جاتا ہے تو وہ سخت تکلیف اٹھاتے ہیں۔ بہر حال یہاں اب صرف تار کی ضرورت ہے اور ایڈیٹر الحکم انشاء اللہ العزیز اس بارہ میں پوری کوشش کرنا اپنا فرض سمجھتا ہے۔ اور اسے امید ہے کہ ذمہ دار افسر اس جائز درخواست پر غور کرنے کی تکلیف اٹھائیں گے قادیاں کے ڈاکخانہ کے پچاس کے گریڈ میں آ جانے کی وجہ سے سابق سب پوسٹ ماسٹر بابو اللہ دتا کو یہاں سے تبدیل ہو کر گوجرانوالہ جانا پڑا اور بابو عبدالمجید صاحب یہاں سے تبدیل ہوئے جن سے توقع کرنی چاہیئے کہ وہ قادیاں کا

پبلک کو اپنے اخلاق اچھے ہو کر ... خوش رہنے کا موقعہ دیں گے ... کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ اس لئے کہ افسران ڈاکخانہ بخوبی جانتے ہیں۔ کہ وہ اپنے ڈویژن میں ایک خاص ہمت اور استعداد کا آدمی ہے۔

دارالامان کی خبریں

۱ حضرت خلیفۃ المسیح مدظلہ العالی کی صحت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ قرآن شریف کا درس ہو رہا ہے۔

۲ حضرت مسیح موعود مغفور کا خاندان خدا کے فضل کے نیچے ہے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب مرزا بشیر احمد صاحب کو کالج میں داخل کرانے کے لئے لاہور تشریف لے گئے ہیں حضرت صاحبزادہ صاحب جو کام کر رہے ہیں وہ نہایت عجیب مستحق شکر گذاری ہے آپ نے کالجوں کے طلباء میں عربی تعلیم کا شوق پیدا کرنے کے لئے خود انکی تعلیم کا انتظام اپنے ہاتھوں میں لیا ہے۔ ایسے طالب علم جو کچھ دنوں کیلئے بھی قادیاں آ جاتے ہیں۔ ان کیلئے آپ نے ایک کورس تجویز کیا ہے اور آپ انہیں پڑھاتے ہیں۔ اور مستقل طور پر بھی بعض طالب علموں کی تعلیم کی طرف آپ متوجہ ہیں۔ اللہ تعالےٰ آپ کی ان مساعی جمیلہ کو بہترین نتائج کا موجب بنا دے اور آپ کو نظر بد سے بچا کر امید ہائے قوم کا بارور شجر بنائے۔ آمین

۳ علیگڈھ کی کانفرنس پر مفتی محمد صادق صاحب اور مولوی شیر علی صاحب اور مولوی صدر دین صاحب کو بھیجا گیا ہے۔

۴ جناب مولوی محمد علی صاحب اور آخر اپریل سنہ ۱۹۱۰ء میں بہرہ اپنی اہلیہ کو لینے کے لئے تشریف لے گئے تھے۔ خدا کا شکر ہے کہ مع الخیر واپس قادیان پہونچ گئے ہیں۔

۵ بورڈنگ ہوس کی تعمیر کا کام جاری ہے۔ بورڈنگ ہوس عارضی چھپروں میں ابھی باہر ہی ہے۔

پھر خدا جانے کہ کیا حال زمانہ ہوگا
کون آئیگا پہلے کس کا نہ آنا ہوگا
خدمت دین کا موقع ہے ضرورت درپیش
فیصلہ آج ہی کرے گا جو دانا ہوگا۔

کام دنیا کے ہوں کب ختم انہیں رہنے دو
اور دنیا جو ہمیں کہتی ہے وہ کہنے دو
فکر عقبےٰ کی کرو دنیا ہے آخر فانی
زخم دنیا کے ہیں آسان ہمیں سہنے دو

آج ان قومی بزرگوں کو غنیمت سمجھو
ہم کو فرماتے ہیں جو اس کو ہدایت سمجھو
ہم میں ایک نور خدا کا ہے چمکتا دیکھو
دین اسلام میں وہ حق کی ہے نعمت سمجھو

بات وہ سچی ہے جو مرد خدا کہتا ہے
وہ بُرا سن کے بھی دیکھو تو بھلا کہتا ہے
کچھ تو محنت کرو آخر کی ہے کھینی دنیا
مصطفےٰ کہتا ہے۔ اور بات صفا کہتا ہے

اکرام محمدؐ

کریں ہم کیوں نہ اکرام محمدؐ
بنا ہے حمد سے نام محمدؐ
ظہور حمد حق احمدؐ سے ہو کر
عطاء حق سے ہوا نام محمدؐ
پیو بھر کر کہو الحمد للہ
خدا کا جام ہے جام محمدؐ
فضائل میں بڑھے سب انبیاء سے
ملا ہے عرش سے بام محمدؐ
مزین دین ہے باحسن اخلاق
یہ ہے امت پہ انعام محمدؐ
قدم لو آپ کے اخلاق پر تو
مبارک گام ہے گام محمدؐ
شب احمدؐ نبی ہے لیلۃ القدر
ہے صبح دین حق شام محمدؐ
فدا ہونا بلا کے دین اسلام
اسی دُکھ میں آرام محمدؐ
فنا عشق حق ہے جان محمدؐ
یہی حق ہے سرانجام محمدؐ
یتیموں کے ہوئے ملجا و ماویٰ
مساکین پہ ہے اکرام محمدؐ
ہے اندازان امت پر یہ فرض
ادا کر دیں وہ یہ دام محمدؐ
ہیں پیرو جو رسول انس و جان کے
دکھائیں جو ہے اسلام محمدؐ
کمال دین ہے اخلاق نبی میں
یہی سب ہے پیغام محمدؐ
نہیں اعمال میں اگر خلق احمدؐ
تو پھر ہم پر ہے الزام محمدؐ
ہو واعتصموا بحبل اللہ جمیعا
تو روشن کیوں نہ ہو نام محمدؐ

اسلام اور احمدی

کیا زبدۃ المذاہب اسلام ہے ہمارا
مسلم ہیں احمدی ہم یہ نام ہے ہمارا
توحید حق کا چشمہ جاری ہے آب شیریں
ساقی ہے جس کا احمدؐ وہ جام ہے ہمارا
دل صاف ہیں ہمارے ان میں نہیں کدورت
بس صلح و آشتی کا پیغام ہے ہمارا
بندے ہیں جو خدا کے پہنچائیں وہ خدا کو
حق کی طرف بلانا یہ کام ہے ہمارا
ہم کو بٹھا کے دیکھو پاس اپنے اہل محفل
دلبر جو ہے تمہارا گلفام ہے ہمارا
خادم ہیں ہم اُسی کے تم جس کے نام لیوا
تم مل کے ہم سے دیکھو کیا کام ہے ہمارا
ہم سے پرے نہ ہٹنا اچھی نہیں جدائی
اکرام جو تمہارا اکرام ہے ہمارا۔
اعلاء کلمۃ الحق ہے جان کا اپنی مقصد
اس میں شریک ہونا اسلام ہے ہمارا
جو عرض و آبرو ہے اس نام سے ہے ساری
جب نام یہ نہیں پھر کیا نام ہے ہمارا
ہم علم سے نکل کر بدنام ہو گئے ہیں۔۔
سب سے بڑا یہ ہم پر الزام ہے ہمارا
وحدت کی اک لڑی کے تھے آبدار موتی
ٹوٹی لڑی ہیں بکھرے کیا دام ہے ہمارا
بدلا ہوا کا رُخ ہے وضع زمانہ بدلی
اس کشمکش میں اب کیا انجام ہے ہمارا
خلوت ہو یا کہ جلوت ظاہر ہو یا کہ باطن
اب فکر ہے کہ کس ڈھب آرام ہے ہمارا
یہ درد دل کا دُکھڑا اپنوں سے ہے عزیزو
ہر وقت ہر جگہ کہرام ہے ہمارا
ہو دور بغض و کینہ پیدا ہو دل میں الفت
جنت یہ اپنی حامد انعام ہے ہمارا

خطبہ جمعہ

مورخہ ۱۸ اپریل ۱۹۱۰ء

(ایک دردمندانہ تقریر۔ جو پڑھیں اور دوسروں کو سنا دیں ضرور)

حضرت امیر المومنین نے ۱۸ اپریل کو باوجود ضعف و نقاہت و علالت کے تشریف لا کر مسجد اقصےٰ میں مفصلہ ذیل خطبہ فرمایا۔

اشھد ان لا الٰہ الا اللہ واشھد ان محمداً عبدہٗ ورسولہ اما بعد۔ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون۔

جب میں بچہ تھا میں نے اپنے شہر میں اس آیۃ کریمہ کا وعظ سنا تھا۔ تین چار مہینے اس کا وعظ ہوتا رہا ان اللہ مع الذین اتقوا۔ متقیوں کے ساتھ اللہ ہوتا ہے کسی کے ساتھ کسی کا باپ ہے کسی کے ساتھ باپ اور ماں دونوں ہیں کسی کے ساتھ اس کے بھائی ہیں کسی کے ساتھ اس کے دوست۔ کسی کو اپنے جتھے پر ناز ہے۔ غرض معیت کے سوا انسان خوشحال نہیں ہو سکتا میں نے دیکھا ہے۔ بیوی ہو تب انسان خوش ہوتا ہے۔ حاکم ہو۔ فوج ہو۔ مال و اسباب ہو۔ جب جا کر خوشی حاصل ہوتی ہے۔ معیت کا انسان متوالا ہے۔ میری طبیعت میں محبت کا مادہ ہے۔ میں نے دیکھا کہ محبت بھی معیت کو چاہتی ہے۔ بطال لوگوں میں محبت کا مادہ ہو۔ تو وہ بھی معیت کے متوالے ہوتے ہیں۔ صوفیوں میں ان بطال لوگوں کے متعلق محبت بھی ہے مگر اس سے انکار نہیں کہ معیت کی تڑپ سب میں ہے۔ انسان جب سرد ملکوں میں جاوے تو گرم کپڑوں کی معیت۔ ریل کا سفر کرے تو پیسوں کی معیت چاہیے غرض انسان معیت بغیر کچھ بھی نہیں۔ مگر خدا کی معیت

سے بڑھکر بھی کوئی معیت نہیں ہو سکتی کیونکہ اللہ تعالیٰ ہر وقت موجود ہے۔ سوتے جاگتے پس خدا تعالیٰ نے فرماتا ہے کہ اگر تم میری معیت چاہتے ہو۔ تو تقویٰ اختیار کرو۔ تقوٰی میں تمام عقائد صحیحہ اور اعمال صالحہ آجاتے ہیں۔ چنانچہ اس کے ساتھ ہی محسنون فرمایا ہے اور احسان یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی ایسی عبادت کرنا کہ گویا تم اسے دیکھ رہے ہو یا کم از کم یہ کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔

میں اسوقت بڑی مشکل سے یہاں آیا ہوں میرے سر میں ایسا درد ہے جیسا کوئی سر پہ کلہاڑی چلاتا ہے۔ میں نے اس مرض میں اپنی اور تمہاری حالت کا بہت مطالعہ کیا ہے۔ بعض اوقات مجھکو اپنی آنکھوں کا بھی ڈر ہوا ہے۔ بعض اوقات العین حق کا بھی خیال آیا ہے۔ غرض عجیب عجیب خیالات گذرتے ہیں۔ ان میں سے ایک بات تمہیں سناتا ہوں میرا ارادہ تھا۔ کہ میں حرف عربی اشہد ان لا الٰہ الا اللہ کہہ کر بیٹھ جاؤں۔ مگر قدرت ہے جو مجھ کو بلاتی ہے اس واسطے یوں ہی سمجھ لو۔ کہ میرا آخری کام ہے یوں بھی سمجھ لو کہ یہ آخری دن ہے۔ تم لوگ بھی یہاں اکٹھے ہوئے تھے۔ گردل۔ انجمن حمایت الاسلام علی گڑھ والے بھی اکٹھے ہوئے ہیں وہاں بھی رپورٹیں پڑھی گئی ہیں۔ یہاں بھی ہمارے رپورٹر نے بھی رپورٹ پڑھ دی کہ اتنا روپیہ آیا ہے۔ اتنا خرچ ہوا۔ پر میں سوچتا ہوں کہ یہ لوگ یہاں کیوں آئے۔ یہ روپیہ تو بذریعہ منی آرڈر بھی بھیج سکتے تھے۔ اور رپورٹ چھپکر ان کے پاس پہونچ سکتی تھی۔ میرے اندازہ میں جو یہاں آدمی آئے تین ہزار سے زیادہ نہ تھے۔ پھر یہ لوگ عمائد تھے۔ وہ اگر مجھ سے علیحدہ بیٹھتے تو میں ان کے لئے دعائیں کرتا انہیں کچھ نصیحتیں دیتا۔ لیکن افسوس کہ اکثر لوگ اس وقت آئے کہ لو جی! السلام علیکم یکہ تیار ہے۔ تم یاد رکھو۔ میں ایسے میلوں سے سخت متنفر ہوں میں کھلا ایسے مجمعوں کو جن میں۔ وہاں کی تذکرہ نہ ہو حقارت کی نظر سے دیکھتا ہوں۔ یہ روپیہ تو وہ منی آرڈر کرکے بھیج سکتے بلکہ اس طرح بہت سا خرچ جو مہانداری پہ ہوا وہ بھی محفوظ رہتا۔

یہاں کے دوکانداروں نے بھی افسوس دنیا کی طرف توجہ کی۔ اور کہا کہ جلسہ باہر نہ ہو شہر میں ہو۔ ہماری چیزیں بک جاویں۔ میں ایسے اجتماع اور ایسے روپیہ کو جو دنیا کے لئے ہو۔ حقارت کی نظر سے دیکھتا ہوں جو سن رہا ہے۔ وہ یاد رکھے اور دوسرے دل تک یہ بات پہونچا دے۔ میں اسی غم میں پگھل کر بیمار بھی ہو گیا۔ کیا اچھا ہوتا کہ تم میں سے جو تمہاری باہر کی جماعتوں کے سکرٹری دعمائد آئے تھے۔ وہ مجھ سے علیحدہ ملتے ہیں۔ ان کو بڑی نیکیاں سکھاتا اور بڑی اچھی باتیں بتاتا۔ لیکن افسوس کہ ہماری صدر انجمن نے بھی ان کو یہ بات نہ بتائی۔ اس لئے مجھکو ان سے بھی رنج ہے۔ کیا آیا کتنے روپیہ جمع ہوئے ہم کو اس سے کچھ بھی غرض نہیں۔

ہمکو تو صرف خدا چاہیئے

مجھکو نہیں معلوم کہ کیا آیا مجھ کو اس کی مطلق پرواہ نہیں۔ پھر میں کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کو مقدم کرو۔ ہماری کوششیں اللہ کے لئے ہوں اگر یہ نہ ہو تو ہائی سکول کیا حقیقت رکھتا ہے۔ اور اسکی عمارتیں کیا حقیقت رکھتی ہیں۔ ہمیں تو ہمارا مولیٰ چاہیئے اپنے احباب کو خط لکھو۔ اور ان کو تنبیہ کرو۔ میں تو لاہور اور امرتسر کے لوگوں کا بھی منتظر رہا کہ وہ مجھ سے کیا سیکھتے ہیں۔ لیکن ان میں سے بھی کوئی نہ آیا۔ میں چاہتا تھا۔ کہ لوگ میری زندگی میں تقی اور پرہیزگار ہوجاویں اور دنیا اور اس کی رسموں کی طرف کم توجہ کریں۔

نظم مبارک

جسے وہ نظم جو مولوی ابو یوسف مبارک علی صاحب نے سالانہ جلسہ پہ پڑھی

(خطاب بحضور صاحبزادہ صاحب مرزا بشیر الدین محمود احمد)

اے آنکہ از عنایتِ حق برگزیدۂ
از بہر استقامت و صبر آفریدۂ
فرزندِ ارجمندِ مسیحائے ما تو ئی
تو یادگارِ حضرتِ احمدؑ رسیدہ

من آنچہ دیدہ ام از غمِ ہجرانِ آن نگار
زاں پیشتر ستودۂ آفاق دیدۂ

درگلستانِ ملتِ اسلام بلبلی
نے نے بباغِ صدق گلِ نو دمیدۂ

تو بلبلے کہ طوطیِ شکرفشانِ قدس
بر شاخِ سبزِ نخلِ صداقت پریدہ

گیرند راستانِ ز کامِ معطرت
کز بوئے عطرِ معرفتِ حق شمیدہ

آشفتہ گر دیدم ز پریشانیِ دلت
آشفتہ وار در پسِ جاناں دویدۂ

انداختی درونِ دلِ مضطرم چہ تاب
ایجانِ من چگونہ بفرقت طپیدہ

بس حیرتم فرود قرار و ثبات تو
صد جورِ غم بخاطرِ عاطر کشیدہ

در حیرتم ز بسطِ خیالِ عمیقِ تو
ہر جانبِ دینِ محمدؐ تنیدۂ

دادی بر رہروانِ طریقت متاعِ دل
وازگمرہانِ دشتِ ضلالت بُریدۂ

بروئے خادماں درِ رحمت کشودہ
چو شاخِ باردار بالفت خمیدہ

از روئے دلفریبِ تو آبِ حیا چکد
شیر از میانِ ثدیِ طہارت مکیدۂ

بگذاشتی ہر آنچہ خلافِ تقی بُود
در حال و قالِ خویش تقدس گزیدہ

سانی نمرا ست از ہمہ شہد کلامِ تو
یک قطرۂ ز عینِ نبوت چکیدۂ

بینم وفا را اہلِ کرامت بروے تو
چوں راستانِ اہلِ صفا آرمیدۂ

بینم برت عبائے شباب و قبائے حسن
ہم سر ز جیبِ علم و ہدی برکشیدۂ

شد مبارک کہ بفضلِ دلِ خبریں
در تمیں نصرتِ احمد رسیدۂ

ہم ناصرِ تو باد دریں کار ذوالجلال ...

سکے مطلب و احکام سے متعلق نہیں ہو سکتے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ اذا زلزلت الارض اور القارعۃ آہستگی کے ساتھ پڑھنا القارعۃ کے مطلب میں غور تامل کرنا مجھے زیادہ پسند ہے۔ بہ نسبت اس کے کہ بغیر سمجھے جلدی جلدی البقرہ و آل عمران پڑھ جاؤں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کسی شخص کو دیکھا کہ وہ جلدی جلدی قرآن شریف پڑھ رہا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ شخص نہ تو چپ ہی ہے۔ اور نہ قرآن ہی پڑھتا ہے۔

جو شخص ان پڑھ ہو اور قرآن شریف کے معنے نہ سمجھتا ہو اس کے واسطے بھی یہی بہتر ہے۔ کہ آہستگی کیساتھ قرآن مجید کی تلاوت کرے جلدی جلدی نہ پڑھے۔

تیسری بات یہ ہے۔ کہ نہایت خضوع و خشوع کے ساتھ قرآن مجید کی تلاوت کرے کیونکہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا ہے۔ کہ قرآن پڑھو اور روؤ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ جب سبحان الذی میں آیت سجدہ پڑھی جائے تو سجدہ کرنے میں جلدی نہ کرے بلکہ خدا کے سامنے روئے اور عجز و زاری کے ساتھ سجدہ کرے اگر اس وقت آنکھ سے آنسو نہ نکلتا ہو تو بھی دل سے خضوع و خشوع کے ساتھ سجدہ ادا کرے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ قرآن اندوہ و غم کے لئے نازل ہوا ہے۔ جب قرآن مجید پڑھو تو اپنے آپ کو اندوہگین بناؤ۔ اور جو شخص قرآن شریف کے احکام اور اس کے وعدے و وعید میں تامل کرتا ہے۔ اور پھر اپنی عاجزی اور ناچاری کو دیکھتا ہے۔ تو وہ ضرور اندوہگین ہوتا ہے۔ بشرطیکہ اس پر غفلت کا پردہ نہ ہو۔

چوتھی بات یہ ہے کہ ہر آیت کا حق ادا کرے جسطرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے۔ یعنے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ عادت شریف تھی کہ تلاوت قرآن میں جب آپ آیت عذاب پر پہنچتے تو استعاذہ کرتے اور جب رحمت پر پہنچتے تو خدا سے دعا کرتے اور آیت تنزیہ میں تسبیح کرتے اور شروع کرتے وقت اعوذ باللہ پڑھتے اور جب تلاوت سے فارغ ہوتے تو اس طرح دعا کرتے۔

اللھم ارحمنی بالقرآن واجعلہ لی اماماً و نوراً و ھدی و رحمۃ۔ اللھم ذکرنی منہ ما نسیت و علمنی منہ ما جھلت وارزقنی تلاوتہ آناء اللیل و اطراف النھار واجعلہ حجۃ لی یا رب العالمین

اور تلاوت کرنے والے کیلئے واجب ہے۔ کہ جب آیت سجدہ پر پہنچے تو تکبیر کہکر سجدہ کرے۔ سجدۂ تلاوت کے لئے تشہد اور سلام کی ضرورت نہیں ہے۔ ہاں طہارت اور ستر عورت کا لحاظ ضروری رکھنا چاہیئے۔

پانچویں بات یہ ہے۔ کہ اگر اسے ریا کا خوف ہو یا ایسی صورت ہو کہ کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہے اور اس کے باآواز بلند قرآن پڑھنے سے اسکی نماز میں خلل پڑ جانے کا خیال ہو تو قرآن کی تلاوت آہستہ آہستہ کرنی چاہیئے۔ اور اگر ان دونوں باتوں کا خوف نہ ہو تو یہی اولے اور بہتر ہے۔ کہ قرآن شریف آواز سے پڑھا جائے۔ کیونکہ خبر میں ہے۔ کہ آواز سے قرآن پڑھنے کا فضل چپکے چپکے پڑھنے پر ایسا ہی ہے جیسا علانیہ خیرات دینے سے چھپکر خیرات دینے کا فضل ہے۔

چھٹی بات یہ ہے کہ خوش آوازی سے قرآن شریف پڑھنا چاہیے مگر اس کے یہ معنے نہیں ہیں۔ کہ خوش آوازی کے ساتھ گانے والوں کی طرح تال سر سے بھی کام لے۔ بلکہ اس طرح گانے کی طرز پر قرآن شریف پڑھنا مکروہ ہے۔ اسطرح پڑھنے سے قرآن شریف کی نہایت بے ادبی ہوتی ہے۔ ایک روایت میں ہے۔ کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو حذیفہ کے غلام کو دیکھا۔ کہ وہ نہایت خوش آوازی سے قرآن شریف پڑھتا ہے۔ آپ نے فرمایا الحمد للہ الذی جعل مثلہ فی امتی یعنے آپ نے اس بات پر خدا کا شکر ادا کیا کہ ایسا خوش آواز شخص آپ کی امت میں ہے خوش آوازی سے قرآن پڑھنے کی تاکید کا سبب ہے کہ جسقدر خوش آوازی سے قرآن شریف پڑھا جائے گا۔ اسیقدر زیادہ اثر دل پر ہوگا۔ اسلئے جہانتک ممکن ہے تلاوت قرآن مجید کے وقت مندرجہ بالا دس باتوں کا خیال رکھنا چاہیئے۔

(ا ز ن)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علے رسولہ الکریم۔

نظم حامد

رباعیات

حق کی توحید سے اسلام خدا کافی ہے
اور اسلام سے قرآن بہ خدا کافی ہے
آئنہ خلق محمد کا ہے سارا قرآن
کامل انسان ہے وہ راہنما کافی ہے

علم قرآن سے ملی ہے شریعت اسکی
سنت پاک ہی اسکی ہے طریقت اسکی
اس سنت کا نتیجہ ہے۔ وصال محبوب
واصل ہوتے ہے یہ ہی حقیقت اسکی

یوں تو ہر چیز کو دنیا کی فنا ہونا ہے
اور فنا ہو کے حوالہ بخدا ہونا ہے
خود سپردن میں ہیں اسلام کے معنی ظاہر
اس کی خدمت میں فنا ہو کے بقا ہونا ہے

سارے انسان تجارت میں ہیں دینے لیتے
بیچے لیتے ہیں وہی جو کہ ہیں پہلے دیتے
بس وہ دین میں اسی طرح ہے دنیا لینا
کیوں نہیں کرتے تجارت نہیں دیتے لیتے

لوگ کہتے ہیں کہ اس شخص کا حال اچھا ہے
پاس جس شخص کے دنیا کا یہ مال اچھا ہے
ہم تو قائل نہیں جب تک نہ ہو انجام بخیر
حال اچھا ہے وہی جس کا مآل اچھا ہے

باندھ لو گرہ میں ہیں کام کی باتیں صاحب
پھر سدا رہنے کے یہ دن ہیں نہ راتیں صاحب
آج احباب کے جلسہ میں ہیں مکھر ہوتے
کل خدا جانے ہیں کیا موت کی گھاتیں صاحب